بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ

اور اسکو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اسکو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف

(القرآن)

تالیف:

سفیرِ ختمِ نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

باہتمام

مولانا سہیل باوا (لندن)

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

Published By:
KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD, FOREST GATE, LONDON E7 8LT
UNITED KINGDOM
PH: 020 8471 4434 MOBILE: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubwwat@hotmail.com

فہرست فتاویٰ

❖	تفصیل	صفحہ
○	عرض مترجم	۵
○	تقریظات	۸
○	پیش لفظ	۱۳

علمائے سعودی عرب کے فتاویٰ

○	جناب فضیلت ماب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	۲۵
○	حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی	۳۹
○	مفتی اعظم جمہوریہ شام الشیخ ابوالیسیر عابدین	۴۴
○	امام کعبہ فضیلہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل	۴۵
○	الشیخ جناب محمد بدر الدین فلا النبی۔ دمشق	۴۹
○	فضیلہ الشیخ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب البرکاتی۔ مراکش	۵۱

فضیلہ الشیخ مصطفیٰ کمال التارزی۔ تیونس	۵۲
فضیلہ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی۔ کویت	۵۳
فضیلہ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم۔ مصر	۵۳
علماء بنگلہ دیش کے فتاویٰ	۷۳

علماء پاکستان کے فتاویٰ

علماء بلوچستان کے فتاویٰ	۸۵
علماء پنجاب کے فتاویٰ	۸۶
علماء سرحد کے فتاویٰ	۱۴۴
علماء سندھ کے فتاویٰ	۱۵۷

انتساب

- بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاں پرورش پانے والی مریم صدیقہ کے بیٹے۔
- فلسطین کے ایک ربوۃ (ٹیلے) پر کھجور کے خشک مگر پھلدار درخت کے نیچے خلاق علیم کے حکم سے پیدا ہونے والے۔
- انی عبداللہ کہہ کر تثلیث کا انکار کرنے والے۔
- کم عمری میں منصب نبوت سے سرفراز ہونے والے۔
- حق سے شکست خوردہ یہودنا مسعود کے اوچھے ہتھکنڈے صلیب سے نجات پانے والے۔
- قدرت الہیہ کے ساتھ دوسرے آسمان پر زندہ سلامت پہنچ جانے والے۔
- قرب قیامت میں دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نازل ہونے والے۔
- پھر دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہ کر پوری انسانیت کو پابند اسلام بنانے والے۔
- حضور ﷺ کی قبر میں دفن ہو کر انہیں کے ساتھ قیامت کے روز اٹھنے والے۔
- حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ وعلی نبینا افضل الصلوۃ والسلام۔

کے نام جن کی عصمت و عفت کی حفاظت اور ان کے متعلق صحیح اسلامی عقیدہ قائم کرنے کے لئے یہ کاوش کی گئی۔

Cable: "FIVE STAR"

PHONE: 0466: 2462
2522

MB

MUNIR BROTHERS

COTTON WASTE CONTRACTORS

7-H, BLOCK No.11, EID GHAH ROAD CHINIOT

Ref No. ____________ Dated. ____________

باسمہ تعالیٰ

چنیوٹ

۱۵/ اگست [illegible]

گرامی قدر سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب۔ زید مجدہم!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!!

مجھے یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور قیامت سے قبل ان کے نزول کے متعلق آپ نے سعودی عرب اور دیگر ممالک کے جید علماء کرام سے جو فتاویٰ حاصل کئے تھے اب آپ نے انہیں شائع کرنے کا عزم فرمایا ہے۔

میرے نزدیک آپ کی یہ بہت بڑی علمی اور دینی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جو آپ نے دور دراز کے سفر اور تکالیف برداشت کر کے حاصل کیا ہے۔ جن حضرات نے اس فتویٰ کو جاری کیا یا اب جن لوگوں نے اسے کتابی شکل دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جملہ مساعی دین اسلام کی بہت بڑی خدمت ہیں اور اس میں حصہ لینا باعث نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجر دارین سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

میری دلی خواہش ہے کہ اس کتاب کی کتابت و طباعت کے جملہ اخراجات مجھ سے قبول کئے جائیں۔ امید ہے کہ میری یہ حقیر سی خدمت ان شاء اللہ میرے لئے صدقہ جاریہ اور ذریعہ نجات آخرت بنے گی۔

والسلام

آپ کا مخلص

محمد یار شاہد، چنیوٹ

فون ۲۴۶۲ - ۲۵۲۲

عرض مترجم

چودہ ملکوں کے ۲۹۱ سرکردہ علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ اور تصدیقات کا مجموعہ "فتویٰ حیات مسیح" مولف علام مولانا منظور احمد چنیوٹی زید مجدھم کے عقیدۂ ختم نبوت اور حیات و نزول مسیح علیہ السلام پر غیر متزلزل یقین کے جذبۂ صادقہ کا نتیجہ ہے جو آپ کو سات سال تک (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۰ء) شہر شہر، ملک ملک، کشاکشاں لئے پھرتا رہا۔ مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کتنا اہم ہے اس کا اندازہ آپ کو آئندہ صفحات کے مطالعہ سے ہو سکے گا۔ فتویٰ حاصل کرنے میں جو دشواریاں پیش آئیں۔ ان کا احساس مولف موصوف کے پیش لفظ میں آپ کے صبر تلے دبے الفاظ سے بخوبی ہو جائے گا۔

مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے گمراہ کن نظریات کا سیلاب جس تیزی سے سادہ لوح مسلمانوں کے کمزور ایمانوں کو بہا کر لے جا رہا تھا، اس کے آگے سد سکندری باندھنے کے لئے جہاں مولانا چنیوٹی نے دیگر کامیاب کوششیں کیں، وہاں اس فتویٰ کا حصول بھی آپ کے سنہری کارناموں میں شمار کیا جائے گا۔ مگر چونکہ اس کا بیشتر حصہ عربی میں تھا۔ اردو خواں حضرات اس سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسلئے ضرورت محسوس کی گئی کہ عربی عبارت کے ساتھ افادۂ عام کے لئے اس کا اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا جائے۔ قبل ازیں اس میں سے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ الریاض کا جاری کردہ فتویٰ بمع چند تصدیقات کے رسالہ المنبر کے شمارہ ۲۱ / اگست ۱۹۶۴ء میں اور شیخ علوی ابن عباس مالکی مکی زیدت برکاتہم سے حاصل کردہ فتویٰ اسی المنبر کے شمارہ ۱۷ / نومبر ۱۹۶۷ء حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف زیدت حسناتہم کے کمال تعاون سے شائع ہو چکا ہے۔

اب ان تمام عربی فتاویٰ کا ترجمہ کر کے انہیں ایک ترتیب دی گئی ہے۔ ان فتاویٰ میں پیش کی جانے والی آیات اور احادیث کی تخریج کر کے حوالہ جات تلاش کرنے کے لئے کتب کے نام اور صفحات کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

میرا یہ دعویٰ کہ میں نے عربی کا ترجمہ اردو میں کر دینے کا حق ادا کر دیا ہے۔ شاید حقیقت سے دور ہوگا اور مجھے اگرچہ اس کوشش پر چنداں فخر نہیں مگر میں تو اپنی سعادت مندی اسی کو جان رہا ہوں کہ اس کے ذریعے مجھے اس مجموعہ میں ایک سو پچاس مرتبہ وارد درود شریف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلوات اللہ و سلامہ علیہما کے حق میں دو مرتبہ لکھنے اور تین مرتبہ پڑھنے کی توفیق دی ہے۔

ان تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی توجہات سے اس خدمت کو شروع کرنے کی ہمت ہوئی۔

ماسٹر محمد روز صاحب دفتری ریکارڈ کے انچارج نے حضرت قبلہ والد ماجد دامت برکاتہم کی پوری زندگی کے علمی اور عملی کارناموں کے منتشر مطبوعہ و قلمی دستاویزی مواد کو ترتیب دے کر مستقبل کے مورخین و محققین کے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی کہ وہ حضرت والا کے متعلق اگر مختصر رپورٹ یا مفصل مضمون لکھنا چاہیں تو ہمہ وقت ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کے شعبہ تصنیف و تالیف کے دفتر دستاویزات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ "فتویٰ حیات مسیحؑ" کا اصل مسودہ اور اس سے متعلق مطبوعہ مواد اسی ذخیرہ کا حصہ ہے جو مجھے فراہم کیا گیا اور اب بفضل خدا ترتیب و تہذیب کے بعد کتابی شکل میں، جسے مؤلف موصوف ایک عرصہ سے اس صورت میں دیکھنے کے متمنی تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ساتھ ہی برادر مکرم مولوی محمد رحمت اللہ معلم عربی گورنمنٹ ہائی سکول گٹی کموکہ کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ان بکھرے ہوئے اجزاء کو یکجا کر دیا۔ ہمارے شعبہ تصنیف و تالیف کے انچارج اور فن رد قادیانیت کے ماہر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب دام اقبالہم، قاضی اللہ یار صاحب مدرس اور عزیز طلبہ محمد الیاس، محمود احمد، محمد عثمان سلمہم اللہ کا بھی ممنون ہوں کہ حوالہ جات کی تلاش میں انہوں نے بھرپور تعاون کیا۔ مسودہ

کی پروف ریڈنگ میں مولوی محمد امین اور ضروری اصلاحات کرنے پر اپنے عم بزرگوار مولانا محمد ایوب صاحب، صدر مدرس جامعہ عربیہ دام مجدہم کا تو بہت ہی احسان مند ہوں کہ ہر قدم پر انہوں نے میری رہنمائی فرمائی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ذکر خیر بھی ضروری ہے کہ حوالہ جات کی تلاش کے لئے آپ کے مایہ ناز کتب خانہ سے مورخہ ۱۱/ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو استفادہ کرنے کی سعادت حاصل کی، یہاں اگر حضرت موصوف کے کتب خانہ کے انچارج بھائی عبدالجبار کا شکریہ ادا نہ کروں تو حق تلفی ہوگی جنہوں نے بڑے ہی پرخلوص انداز میں کتب خانہ میں حاضر ہونے کی اجازت دی، اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اور مولانا محمد نافع صاحب زیدت مکارمہم کا بھی شکر گزار ہوں کہ راقم جب مورخہ ۲۷/ جون ۱۹۹۴ء کو آپ کی خدمت میں مراجع کی جستجو کے لئے جامعہ محمدی حاضر ہوا تو انتہائی شفقت فرماتے ہوئے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کافی دیر تک مطلوبہ کتب خود نکال کر دیتے رہے۔ کتاب کی کمپوزنگ اور طباعت کے تمام مراحل عزیز مکرم مولوی مرغوب احمد صاحب کی نگرانی میں انجام پذیر ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس بے لوث خدمت پر جزائے خیر سے نوازیں۔

حاجی محمد یار شاہد صاحب کیلئے دعاگو ہوں کہ انہوں نے ختم نبوت کے خدام میں شریک ہوتے ہوئے رضاالٰہی کی خاطر بطیب خاطر اس کتاب کے جملہ مصارف طباعت ادا فرمائے۔

اسطرح وہ کام جس کی ذمہ داری ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو مجھے سونپی گئی تھی آج مورخہ ۱۱/ اگست ۱۹۹۴ء کو انجام پذیر ہوا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرمائیں اور یہ کتاب مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ بجسدہ موجود ہونے کے صحیح عقیدہ کو اپنانے کے لئے رہنما بنے اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بن جائے۔ آمین۔

محمد الیاس

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ۔

تقریظ

از امام الملوک والسلاطین مولانا عبدالقادر آزاد
خطیب بادشاہی مسجد۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیات مسیح کا مسئلہ امت مسلمہ کے عقائد میں اساسی اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا زندہ ہونا قدرت خداوندی کا معجزہ ہے' جسے عقل کے پیمانے میں ماپا اور تولا نہیں جا سکتا' دنیا میں وہ اسلام دشمن قوتیں جو کبھی خدا کا انکار کرتی ہیں اور کبھی قدرت خداوندی کا عالمی کفر کے مالی تعاون سے ہمیشہ حیات مسیح کے مقدس عقیدے کے خلاف لکھنے والوں کا اصل میں مقصود اس عقیدے ہی کے خلاف لکھنا نہ تھا بلکہ ان مضامین کی اشاعت سے انکا مقصد قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا تھا (العیاذ باللہ) لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے۔ ان اکابرین امت کو جنہوں نے اپنے اپنے دور میں ان مخالفین قرآن و حدیث کا تعاقب کیا' ہمارے دور میں مولانا محمد بدر عالم میرٹھی" مولانا محمد ادریس کاندھلوی" اور مولانا لال حسین اختر کی جاندار تقریریں اور تحریریں مخالفین عقیدۂ حیات مسیح کے ڈھول کا پول کھولتی رہیں اور یہ حضرات یہی جہاد کرتے کرتے اپنے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو جنہوں نے ان اکابر کے علمی جانشین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے عقیدۂ حیات مسیح پر یہ مستند کتاب تحریر کی' مجھے اللہ رب العالمین کی ذات سے یقین کامل ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے استقامت علی الدین اور غیر مسلموں کے لئے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنے گی۔

نسئال اللہ سبحانہ و تعالیٰ التوفیق للجمیع و علیہ التکلان و

هو المستعان وما توفیقی الا باللہ وعلیہ توکلت والیہ انیب۔

الفقر الی اللہ القادر

سید محمد عبدالقادر آزاد

رئیس مجلس علماء پاکستان

و

خطیب مسجد الملکی بلاہور

۷ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب اشرفی مدظلہ نائب مہتمم

جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کا عقیدہ قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ سورت آل عمران اور سورۃ المائدۃ میں بڑی وضاحت سے مسئلہ حیات مسیحؑ بیان کیا گیا ہے۔ قادیانی لوگ ان آیات کی جو تاویلیں کرتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں، کیونکہ کوئی بھی مفسر، محدث، مجدد ان آیات کی وہ تفسیر نہیں کرتا جو قادیانی کرتے ہیں۔ اسی طرح تفسیر بحرالمحیط جلد نمبر ۲ ص: ۴۷۳، تفسیر ابن کثیر، فتح الباری وغیرہ کتب میں اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا گیا ہے۔ جو مسئلہ قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہو اس کے ماننے سے انکار کرنا یا تاویلات کرنا الحاد و زندقہ ہے۔

زیر نظر کتاب اسی مسئلہ پر سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی ایک اہم ترین کاوش ہے، ان فتاویٰ کا اکثر حصہ عربی میں تھا جس سے کماحقہ استفادہ کرنا مشکل تھا، چنانچہ مولانا موصوف کے فرزند ارجمند مولانا محمد الیاس فاضل ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ نے اس کا ترجمہ اردو زبان میں کر دیا ہے جس سے اس کتاب کی افادیت یقیناً دوگنا ہو گئی ہے۔

اللہ رب العزت ان حضرات کی مخلصانہ محنتوں کو قبول فرما کر حیات مسیح کے منکرین کے لئے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر

عبدالرحمٰن اشرفی

جامعہ اشرفیہ لاہور

باسمہ سبحانہ

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرؤف ملک صاحب جنرل سیکرٹری متحدہ علماء کونسل و خطیب آسٹریلیا مسجد لاہور۔ پاکستان

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ایک اہم اسلامی عقیدہ ہے جس کا انکار قرآن و حدیث اور اجماع امت کا انکار ہے۔ یہی عقیدہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا مسلسل چلا آ رہا ہے اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خاص مقاصد کی تکمیل کے لئے بارہ برس تک اس عقیدہ پر قائم رہنے کے بعد اچانک انکار کر دیا اور اسے شرکِ عظیم[1] قرار دے دیا۔

معلوم نہیں کہ بارہ برس تک شرک کا ارتکاب کرنے والے کو قادیانی "نبی" کیسے مانتے ہیں؟ **الیس منکم رجل رشید**

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل اور مختصر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کر کے کذب مرزا آشکارہ کیا گیا ہے۔

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ نے عرب و عجم کے تمام جید علماء کرام و مشائخ عظام کے فتاوی اکٹھے کر کے حیات مسیح پر ایک شاہکار کتاب تیار کر دی ہے۔ پھر مولانا چنیوٹی کے صاحبزادہ مولوی محمد الیاس سلمہ اللہ نے عربی فتاوی کا ترجمہ اردو میں کر کے ساتھ شامل کر دیا ہے اس طرح کتاب کی افادیت میں چنداں اضافہ ہو گیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

---

[1] الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص : ۳۹

میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ کی اس خدمت کو قبول فرمائیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشیں اور ان کی مساعی جمیلہ کو راہ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائیں۔

ع این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

عبدالرؤف ملک
سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل

۶۴ء کی بات ہے کہ میرے مربی اور شفیق استاد حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ،
قائد جمعیت مفتی محمودؒ اور شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ہمراہ قاہرہ میں
مجلس بحوث علمیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجلاس میں تشریف لے جا رہے تھے۔
راقم نے حضرت بنوریؒ سے عرض کیا کہ جامعہ ازہر کے ریکٹر شیخ شلتوت کا حضرت سیدنا
عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایک فتویٰ ہے جس میں قادیانیوں کے نظریہ وفات مسیح کی تائید
ہوتی ہے۔ قادیانیوں نے اس فتویٰ کی مختلف زبانوں میں بڑے وسیع پیمانہ پر اشاعت کر کے
گمراہی پھیلانے کی کوشش کی ہے کیونکہ جامعہ ازہر کا عوام الناس پر بہت بڑا علمی رعب
اور دبدبہ ہے۔ اس لیے لوگ اس فتویٰ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ آپ حضرات چونکہ مصر
تشریف لے جا رہے ہیں وہاں سے اس فتویٰ کی تردید حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔ میں
نے بطور ثبوت شیخ محمود شلتوت کے فتویٰ کی چند کاپیاں جو ربوہ سے شائع ہوئی تھیں وہ بھی
حضرت کو پیش کیں اور بڑا اصرار کیا کہ آپ اس کی تردید میں وہاں کے مشائخ سے فتویٰ
حاصل کریں۔ تاکہ عوام کو اس گمراہی سے بچایا جاسکے۔ مجھے ان ایام میں مصر کے مفتی
اعظم شیخ حسنین مخلوف صاحب کا ان کی تفسیر "صفوۃ البیان لمعانی القرآن" میں سے ایک
مختصر فتویٰ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ وفات کی تردید اور ان کے
متعلق رفع و نزول کے عقیدہ کی صراحت تھی۔ نیز اس میں مفتی صاحب کا قادیانیوں کے
متعلق تکفیر کا واضح فتویٰ موجود تھا مل گیا۔ میں نے "مفتی اعظم مصر کا فتویٰ" کے نام سے
ایک مختصر پمفلٹ شائع کر دیا تھا۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ شیخ شلتوت کی تردید میں علماء مصر کا
کوئی واضح فتویٰ مل جائے۔ ویسے تو شیخ شلتوت مصر کا ایک تجدد پسند ملحد انسان تھا اور بقول

حضرت بنوریؒ وہ مصر کا "پرویز" تھا۔ اس کے مطبوعہ فتاویٰ میں پچاس سے زائد ایسے مسائل ہیں جن میں اس نے اجماع امت سے اختلاف کیا ہے مثلاً وہ بینک کے سود کو جائز سمجھتا تھا۔ اس کی اپنی داڑھی بھی نہ تھی اور داڑھی کو حضور ﷺ کی سنت نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ وہ داڑھی کو لباس کی مانند سمجھتا تھا۔ جس ملک میں داڑھی رکھنے کا رواج ہو وہاں رکھی جائے جہاں منڈوانے کا رواج ہو وہاں منڈوانی چاہیے اس کے بقول حضور علیہ السلام نے بھی داڑھی اس لیے رکھی ہوئی تھی کہ اس زمانہ میں وہاں داڑھی رکھنے کا رواج تھا۔ (العیاذ باللہ) اگر آج داڑھی منڈوانے کے دور میں ہوتے تو وہ بھی داڑھی منڈواتے۔ اسی طرح راگ رنگ اور گانے کو جائز سمجھتا تھا۔ اس کے رد میں ایک مصری عالم نے ایک کتاب لکھی ہے جو بعد میں مجھے دستیاب ہوئی اس کا نام ہے "الاعلام فیما خالف الشلتوت بائمۃ الاعلام" کراچی میں مجلس علمی کی لائبریری میں موجود ہے اور میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں مصنف نے ان تمام مسائل کا رد کیا ہے۔ جن میں شیخ شلتوت نے اجماع امت کے خلاف کیا ہے اور بقول حضرت بنوریؒ ان کے استاد علامہ زاہد الکوثری حنفی، جو کثیر التصانیف مصر کے بڑے مشہور عالم ہیں۔ انہوں نے شیخ شلتوت کے وفات مسیح کے نظریہ کے رد میں ایک مستقل کتاب "العبرۃ الناظرۃ فی نزول عیسیٰ علیہ السلام قبل الاخرۃ" تحریر کی ہے، جو بڑی علمی کتاب ہے حضرت بنوریؒ بھی اس کتاب کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے جو ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اہل علم نے شیخ شلتوت کی ملحدانہ آراء سے صرف یہ کہ اتفاق نہیں کیا بلکہ کھلی کھلی تردید کی ہے جو مجھے بعد میں دستیاب ہوئی۔

۶۴ء ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی پہلی بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا مکہ مکرمہ حرم شریف میں حضرت بنوریؒ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ شلتوت کے رد میں وہاں سے کوئی چیز حاصل ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہاں کے اکثر علماء اگرچہ شیخ شلتوت کے نظریات سے متفق نہیں ہیں، لیکن چونکہ وہ اب اکثر علماء کا استاد ہے اس لئے وہ اس کے رد میں لکھنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ حضرت نے مجھے مشورہ دیا کہ آپ اس سلسلہ میں حرمین شریفین سے فتویٰ حاصل کریں۔ کیونکہ ہمارے لوگوں کی

جس قدر عقیدت و محبت حرمین شریفین اور ان کے علماء سے ہے وہ مصر اور اس کے علماء سے نہیں ہے حضرت کی صائب رائے تھی مجھے پسند آئی۔ چنانچہ راقم نے حضرت کے مشورہ سے ایک سوال مرتب کیا اور وہ حرمین شریفین کے علماء کی خدمت میں پیش کر دیا۔ تمام علماء نے کہا کہ آپ پہلے شیخ عبدالعزیز بن باز سے فتویٰ حاصل کریں وہ اس وقت مملکت سعودی عرب کے مفتی بھی تھے اور مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی تھے۔

حج کے ایام میں وہ مکہ مکرمہ تشریف لائے ہوئے تھے میں نے وہ سوال شیخ بن باز کی خدمت میں بھی پیش کر دیا شیخ نے اپنی مصروفیات کا عذر کیا اور فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر جواب لکھوں گا بندہ بھی حج کے بعد مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاء وکرامۃً بغرض زیارت روانہ ہو گیا۔ وہاں حاضر ہو کر وہ سوال مدینہ منورہ اور مسجد نبوی کے علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی کے بڑے امام شیخ عبدالعزیز بن صالح جو کہ وہاں کے چیف جسٹس بھی تھے۔ انہیں بھی پیش کیا انہوں نے بھی فرمایا کہ شیخ بن باز جو لکھے گا ہم اس کی تائید و تصدیق کر دیں گے۔ آپ فتویٰ ان سے حاصل کریں۔ چنانچہ راقم پورا ڈیڑھ ماہ اس فتویٰ کے حصول کی خاطر مدینہ منورہ میں مقیم رہا۔ ہمارے حضرات علماء کرام مایوس تھے کہ میں یہ فتویٰ حاصل کر سکوں گا؟ میرے مشفق اور عربی استاد حضرت مولانا محمد بدر عالم مہاجر مدنی بھی ناامید تھے لیکن راقم پورے عزم و استقلال کے ساتھ اپنے مقصد پر ڈٹا رہا۔ شیخ کو کبھی جا کر یونیورسٹی میں ملتا اور کبھی صبح ان کے گھر جا کر ان کے ساتھ ناشتہ کرتا۔

شیخ "بکرہ" یعنی کل کا فرما دیتے میں وعدہ کے مطابق پھر حاضر ہو جاتا۔ آخر شیخ کو میں نے مجبور کر دیا۔ تنگ ہو کر کہنے لگے کہ آپ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ میں جواب وہاں بھیج دوں گا راقم نے عرض کیا کہ میں نے تو اپنا جہاز ہی چھوڑ دیا ہے فتویٰ حاصل کئے بغیر میں ملک میں واپس نہیں جا سکتا۔ آخر ڈیڑھ ماہ کی مسلسل تگ و دو کے بعد شیخ نے مفصل فتویٰ تحریر کر دیا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء راقم جب اپنے مقصد (فتویٰ لینے) میں کامیاب ہو گیا تو میری خوشی کی انتہاء نہ رہی اور اس خوشی کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو کسی مقصد میں

سرگرداں رہا ہو اور پھر مایوسی کے بعد اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے۔ سب سے پہلے میں نے وہ فتویٰ اپنے استاذ شیخ الحدیث مولانا محمد بدر عالم رحمتہ اللہ علیہ کو سنایا آپ بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں پھر فرمایا کہ لاؤ میں بھی اس پر دستخط کر دوں اگرچہ میں مفتی نہیں ہوں لیکن قادیانی دجال کے کفر کا جو فتویٰ ہو اس فہرست میں میں چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی شامل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت" نے وہ فتویٰ لے کر اس پر دستخط ثبت فرما دیئے پھر مسجد نبوی کے دیگر بعض مدرسین اور علماء کرام کے بھی دستخط کرائے مغرب کی نماز کے بعد مسجد نبوی کے بڑے امام شیخ عبدالعزیز بن صالح کے مکان پر حاضر ہوا۔ انہیں خوشخبری دی۔ کہ فتویٰ حاصل ہو گیا انہوں نے بڑے تعجب کا اظہار کیا پھر فرمایا کہ سناؤ میں نے پورا فتویٰ پڑھ کر سنایا فرمایا کہ فتویٰ تو درست ہے لیکن میں دستخط نہیں کر سکتا میں نے عرض کیا کہ آپ نے تو وعدہ فرمایا تھا کہ اگر شیخ بن باز صاحب فتویٰ تحریر کر دیں تو میں دستخط کر دوں گا اب آپ حسب وعدہ دستخط فرما دیں' کہنے لگے کہ مجھے بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے کیسے فتویٰ تحریر کر دیا؟ میں نے کہا کہ جیسے بھی ہے انہوں نے تحریر کر دیا ہے اب آپ دستخط فرما دیں جب میں نے بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ ہمارا ایک فتویٰ آپ کے ملک میں گیا تھا (اور وہ فتویٰ تھا جو حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے غلام احمد پرویز کے خلاف کفر کا حاصل کیا تھا) اس پر آپ کی حکومت نے ہماری حکومت سے احتجاج کیا تھا کہ آپ غیر رسمی کسی فتویٰ کا جواب نہ دیا کریں سرکاری ذریعے سے جو استفتاء آئے آپ صرف اسی کا جواب دیا کریں۔ آپ جا کر سرکاری ذریعے سے بھجوائیں تو میں تب تحریر کروں گا۔ مجھے تعجب ہے شیخ بن باز نے ان صریح ہدایات کے باوجود آپ کو فتویٰ کیسے تحریر کر دیا ہے آپ نے بہت کوشش کی لیکن بہت ہی احتیاط پسند اور تابع فرمان تھے دستخط نہ کئے۔ فرمایا اس خطبہ جمعہ پر یہ مسئلہ بیان کر دوں گا۔ مکہ مکرمہ میں آکر اس فتویٰ پر مکی علماء و مدرسین کے بھی دستخط کرائے حرم مکی کے امام شیخ محمد بن عبداللہ السبیل نے بھی چند سطور تائیدی طور پر تحریر فرما دیں جو آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے شیخ علوی ابن عباس مالکی جو کہ مکہ مکرمہ بلکہ مملکت سعودیہ میں مالکی مذہب کے بہت بڑے عالم اور شیخ الحدیث تھے۔

انہوں نے اپنا علیحدہ فتویٰ تحریر کر دیا جسے ہی راقم نے "المنبر" وغیرہ مختلف رسائل میں شائع کرا دیا [1] سید حسن مشاط مکی وہ بھی مالکی مسلک کے بڑے عالم تھے انہوں نے بھی اس پر تائیدی دستخط فرما دیئے تھے راقم یہ فتاویٰ حاصل کر کے واپس پاکستان آگیا اور فوری طور پر شیخ بن باز کا یہ فتویٰ چند تائیدی دستخطوں کے ساتھ اہم ترین فتویٰ "حیات مسیح کا منکر کافر ہے" کے نام سے شائع کر دیا۔ رسالہ کی صورت میں مستقل اشاعت کے علاوہ پاکستان، ہندوستان کے تقریباً تمام ہفت روزہ اور ماہانہ رسائل میں وسیع پیمانہ پر اس فتویٰ کی اشاعت کر کے مصر کے پرویز شیخ شلتوت کے فتویٰ کے اثرات کو الحمدللہ زائل کرنے کی کوشش کی۔

اس کی تشہیر و اشاعت کے بعد میرے حضرت شیخ اور استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمبل پوری نے مجھے حکم فرمایا کہ اس فتویٰ پر دیگر علماء اور مشائخ عظام کی بھی تائیدات و تصدیقات حاصل کریں تو حضرت کے حکم کی تعمیل میں راقم نے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اس دور کے تمام علماء و مشائخ سے جہاں تک میرے بس میں تھا ایک ایک کے پاس جا کر تصدیق و تائید حاصل کی۔ ایک ایک دستخط حاصل کرنے پر مجھے کس قدر محنت کرنی پڑی اور کتنے کتنے سفر کرنے پڑے اس کا کچھ صحیح اندازہ وہی لگا سکتا ہے جسے ایسے مرحلہ سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ ان تمام تر تفصیلات کا احاطہ کرنا نہ تو اب میرے بس میں ہے اور نہ اس کا چنداں فائدہ ہے بس اللہ تعالیٰ اس محنت کو اگر قبول فرمائے تو ساری محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔

حضرت مولانا خیر محمد رحمتہ اللہ علیہ مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان سے جب ایک جلسہ میں حاضری کے موقعہ پر یہ استفتاء پیش کیا تو فرمایا کہ بھائی میں تو کراچی اور پشاور کے درمیان میں ہوں جب کراچی اور پشاور کے علماء کے دستخط ہو جائیں گے تو پھر میں بھی دستخط کر دوں گا۔ آخر کراچی اور پشاور کے علماء سے تصدیقات حاصل کرنے کے بعد موصوف سے تائید حاصل کی۔ شیخ الکل جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایبٹ آباد کے ایک جلسہ کے موقع پر یہ فتویٰ پیش کیا حضرت نے اپنے ضعف کی وجہ سے معذرت کی کہ میں تو اب دستخط بھی نہیں کر سکتا۔

[1] المنبر شمارہ: ۱۷ر نومبر ۱۹۶۷ء — [2] المنبر شمارہ ۲۱ر اگست ۱۹۶۳ء

جب بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ اچھا میں علیحدگی میں دستخط کردیتا ہوں حضرت کے ہاتھوں میں اس وقت رعشہ تھا فرمایا کہ آدمیوں کے سامنے میں دستخط نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک گوشہ میں بیٹھ کر دستخط کئے جو آج بھی حضرت کے ہاتھوں کے رعشہ پر دلالت کررہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا رحمتہ اللہ علیہ کے دستخط حاصل کرنے کے لئے آپ کے خلفاء سے گزارش کی۔ قاضی عبدالقادر مرحوم (جھاوریاں) مفتی زین العابدین اور حضرت کے دیگر خدام سے عرض کیا کسی کو حضرت سے کہنے کی جرات نہ ہوئی آخر خود ہی ہمت کر کے مدرستہ العلوم الشرعیہ مدینہ منورہ میں حضرت سے گزارش کی۔ حضرت نے معذرت کر دی کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ آج تک فتویٰ نہیں دیا۔ جب راقم نے بہت اصرار کیا اور حضرت مولانا بدر عالم رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے تو خود مانگ کر دستخط کئے تھے کہ قادیانی دجال کے کفر کے فتویٰ پر جو علماء نے دستخط کئے ہیں اس فہرست میں میرا نام بھی ہونا چاہئے یہ سن کر آپ نے خادم خاص حبیب اللہ صاحب کو فرمایا کہ بھائی میری طرف سے تائید و تصدیق لکھ دیں۔ راقم جس ہستی کے پاس بھی گیا تائید حاصل کئے بغیر واپس نہیں آیا۔ ہاں مسجد نبوی کے بڑے امام صاحب جنکا ذکر گزر چکا انہوں نے دستخط کرنے سے بوجوہ معذوری ظاہر کی۔ یا پھر مولانا مودودی دستخط کرنے سے کنی کترا گئے اس کی تفصیل کسی دوسری جگہ تحریر کرچکا ہوں مولانا کے پاس یہ فتویٰ مولانا عبدالمالک صاحب ہزاروی جو ان دنوں ہمارے پاس مدرس تھے اور آج کل منصورہ میں شیخ الحدیث ہیں کو دیکر بھیجا تھا اس وقت مولانا نے الیکشن کا عذر کیا کہ ایوب خان اور فاطمہ جناح کے درمیان الیکشن ہو رہا ہے ہم ایوب خان کے خلاف ہیں اگر فتویٰ پر دستخط کر دیئے تو حکومت شاید ہمارے خلاف اسے بہانہ نہ بنالے۔ جب الیکشن گزر گئے تو راقم پھر مولانا عبدالمالک کو ہمراہ لیکر خود اچھرہ انکی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ مولانا نے زبانی تائید کی لیکن دستخط کرنے سے معذرت کر دی کہ اس میں آپ کو بھی تکلیف ہوگی اور مجھے بھی۔ میں نے بہت اصرار کیا کہ نہ مجھے کوئی تکلیف ہوگی اور نہ آپ کو۔ فتویٰ شیخ بن باز کا ہے اور چند علماء کی تائید سے چھپا ہوا ہے اور جب آپ تمام حضرات کے دستخط ہوگئے تو پھر چھپ جائے گا اگر گورنمنٹ

کو زیادہ پریشانی ہوئی تو وہ اسے ضبط کر لے گی۔ اور کیا کرے گی؟ پھر فتویٰ آپ کا نہیں ہے سعودی عرب کے شیخ بن باز کا ہے دستخط پورے پاکستان کے علماء کے ہو چکے ہیں آپ کو اس میں کیا تکلیف ہوگی۔ فرمایا کہ اگر میرے دستخط ہو گئے تو حکومت ضرور نوٹس لے گی۔ میں نے کہا پھر تو آپ کے دستخط بہت ہی ضروری ہیں کیونکہ دوسرے حضرات کی تو حکومت کی نظروں میں کوئی ایسی اہمیت نہیں ہے۔ آپ دین کی خاطر پہلے بھی بڑی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں میرے اپنے خیال میں تو آپ کو اس پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اگر آپ کے خیال کے مطابق کوئی تکلیف آبھی گئی تو دین ہی کی وجہ سے ہوگی۔

بہرچند کہ ہم نے کوشش کی مولانا عبدالمالک نے بھی بہت اصرار کیا حتی کہ انہوں نے تجویز دی کہ آپ علیحدہ فتویٰ لکھ کر دے دیں انہوں نے فرمایا کہ بات تو ایک ہی ہوئی تو مولانا مودودی صاحب نے باوجود شدید اصرار کے بھی معذرت اور انکار ہی سے کام لیا اور دستخط نہ کئے حالانکہ مولانا کی جماعت سے تعلق رکھنے والے اور انکے تمام مویدین علماء نے بھی اس فتویٰ پر تصدیق و تائید کر دی ہے۔ جیسے کہ مولانا محمد چراغ صاحب گوجرانوالہ' مفتی محمد یوسف صاحب اکوڑہ خٹک' حضرت مفتی سیاح الدین کاکاخیل' مولانا گلزار احمد مظاہری مرحومین تمام کے دستخط موجود ہیں پنجاب کے مشہور شیخ حضرت غلام محی الدین گولڑہ کے ہاں حاضر ہوا۔ آپ چارپائی پر تشریف فرما ہوئے راقم سامنے بیٹھ کر فتویٰ کے متعلق کچھ عرض کرنے لگا۔ تو بڑے رعب سے ڈانٹ کر حکم دیا کہ کھڑے ہو کر بیان کرو۔ راقم تعمیل حکم میں کھڑا ہو گیا فتویٰ اور اس کا پس منظر عرض کیا فرمایا کہ میں مفتی نہیں ہوں میں نے کبھی فتویٰ نہیں دیا میں نے ان کے والد حضرت شیخ مہر علی شاہ مرحوم کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے تو قادیانیوں کے چیلنج قبول کئے اور ڈٹ کر مقابلہ کیا آپ کو بھی اپنے والد مرحوم کی درخشندہ روایات کو زندہ رکھنا چاہئے جب بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ جائیں مسجد میں ہمارے مفتی صاحب بیٹھے ہیں ان سے جا کر دستخط کروالیں اور مہر لگوالیں۔ چنانچہ راقم تعمیل حکم کرتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دستخط کروانے اور مہر لگوائی اسی طرح موضع سیال خواجہ قمرالدین مرحوم کی خدمت میں حاضری دی انہیں فتویٰ سنایا فرمایا کہ چل کر مجلس

میں آرام سے لکھیں گے چنانچہ مسجد سے فارغ ہو کر شیخ صاحب اپنی مجلس میں تشریف لے گئے وہاں پاکپتن کے دیوان صاحب خواجہ صاحب کی انتظار میں بیٹھے تھے خواجہ صاحب پہلے تو جاتے ہی ان کے قدموں میں گر گئے۔ اور دیر تک پاؤں میں بحالت سجدہ پڑے معذرت کرتے رہے کہ حضور غریب نواز مجھے تو معلوم ہی نہیں ہوا میری گستاخی معاف فرما دیں۔ چنانچہ ان کے حال واحوال لینے کے بعد جب فارغ ہوئے تو میری فائل لے کر پہلے اور حضرات کی تحریریں پڑھیں پھر تین چار سطور میں شیخ بن باز کے فتویٰ کی تائید فرمائی۔ جب لکھ کر فائل میرے سپرد کر دی۔ تو دوبارہ یہ کہتے ہوئے واپس لے لی کہ تم دیوبندی علماء غلطیاں بہت نکالتے ہو۔ میں ایک دفعہ پھر دیکھ لوں میں نے عرض کیا کہ غلطی ہو تو نکلتی ہے اگر غلطی ہو ہی نہیں تو کوئی کیسے نکالے چنانچہ فائل واپس لے کر ایک آدھ غلطی کی اصلاح فرمائی۔ لیکن علماء دیوبند کی کرامت دیکھئے کہ اب بھی اس تحریر میں ایک دو غلطیاں باقی ہیں ہاں تحریر دینے سے پہلے میرا امتحان بھی لیا اور آیت فلما توفیتنی جو اس باب میں مشکل ترین آیت ہے پر اشکال کیا۔ میں نے جوابات عرض کئے تو خوش ہوئے راقم نے قادیانیوں کے مزید شبہات بیان کر کے ان کا بھی ازالہ کر دیا تو اور خوش ہوئے اور اسی خوشی میں وہ تحریر کر دی۔ راقم شیخ دیول اور بعض دیگر شیوخ عظام کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور ہر ایک سے تائید حاصل کی۔

مشرقی پاکستان کا سفر کر کے وہاں کے مختلف صوبوں کے علماء کی تصدیقات حاصل کیں ایسے ہی جب کہیں کوئی بین الاقوامی کانفرنس ہوتی یا مجھے سعودی عرب جانے کا اتفاق ہوتا تو راقم وہ فائل ہمراہ لے جاتا اور جو کوئی کسی ملک کا بڑا عالم وہاں آیا ہوا مل جاتا اس سے تصدیق حاصل کر لیتا۔

یہ میری کئی سال کی محنت ہے بڑی تمنا اور خواہش تھی کہ میری زندگی میں یہ فتویٰ مرتب ہو کر چھپ جائے تاکہ مسلمان اس سے استفادہ کر سکیں ادارہ کے شعبہ نشرواشاعت کے کئی ایک ذمہ دار حضرات کو یہ کام سونپا گیا لیکن پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔ آپ پورے تیس سال بعد میرے پہلوٹے بیٹے برخورداری عزیزم حافظ مولوی محمد الیاس نے اس کام کو اپنے

ذمہ لیا ہے اور بڑی محنت سے تمام فتاویٰ کی ترتیب وتدوین کی ہے عربی فتاویٰ کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے صدقات جاریہ میں اسے شامل فرمادیں اور اللہ کرے کہ یہ میری زندگی ہی میں چھپ جائے تاکہ میں بھی اسے دیکھ سکوں یہ چند حروف بطور پیش لفظ یا احوال واقعی تحریر کر دیئے ہیں۔ نزول مسیح کا یہ مسئلہ اس فتویٰ قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ہر صدی میں اس پر امت کا تواتر چلا آ رہا ہے اس کے لئے میرا ایک علیحدہ رسالہ نزول مسیح اور تواتر امت چھپا ہوا ہے اس کا مطالعہ بھی مفید ہے اسی طرح قادیانی شبہات کا جواب الحقائق الاصلیہ فی جواب تحفہ فکریہ یعنی حیات مسیح اور بزرگان دین بھی علیحدہ شائع شدہ ہے اس کا مطالعہ بھی مفید ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے باعث ہدایت بنائے آمین یا رب العالمین۔

کتبہ

منظور احمد چنیوٹی عفاء اللہ عنہ

بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء اتوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام

اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ

دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں

زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے

اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے وائس چانسلر حال رئیس ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب

جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا

۱۔ فتویٰ

حیات مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا منکر کافر ہے

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی عبدہ و رسولہ و خیرتہ من خلقہ محمد بن عبداللہ وعلی آلہ و صحبہ و من سار سیرتہ و اھتدی بھداہ الی یوم الدین۔

اما بعد :۔ فقد وردنا سوال من باکستان بافضاء الاخ فی اللہ الشیخ منظور احمد رئیس الجامعۃ العربیۃ والناظم الاعلی للادارۃ المرکزیۃ للدعوۃ والارشاد جنیوت باکستان الغربیۃ و ھذا نص السوال۔

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔ سوال

السوال!

ماقول السادة العلماء الكرام في حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء بجسده العنصري الشريف، ثم نزوله من السماء الى الارض قرب يوم القيامة وان ذلك النزول من اشراط الساعة۔ وما حكم من انكر نزوله يوم القيامة وادعى انه صلب ولكنه لم يمت بذلك بل هاجر الى كشمير و عاش فيها طويل و مات فيها بموت طبعي وانه لا ينزل قبل الساعة

افتونا ماجورين (انتهى)

سوال:

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپکے اپنے جسم مبارک کیساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے دن کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپکا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو انکے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اسکا کیا حکم ہے، نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپکی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گذاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرماویں۔

سوال کا متن ختم ہوا۔

الجواب:

و بالله المستعان وعليه التكلان ولاحول ولاقوة الابالله،

جواب:

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اسکے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اسلئے کہ

اسکی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جا سکتا ہے۔

قد تظاهرت الادلة من الكتاب والسنة على ان سيدنا عيسى بن مريم عبده و رسوله قد رفع الى السماء بجسده الشريف و روحه وانه لم يمت ولم يقتل لم يصلب وانه ينزل في آخر الزمان فيقتل الدجال ويكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام

قرآن و حدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوۃ و السلام اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں' اور یہ کہ آپ اپنے جسم عنصری اور روح دونوں کیساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں' نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کئے گئے ہیں' نہ ہی آپکو سولی پر چڑھایا گیا ہے' بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے' جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپکا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے

و ثبت ان ذلك النزول من اشراط الساعة و قد اجمع علماء الاسلام الذين يعتد باقوالهم على ما ذكرنا' وانما اختلفوا في التوفي المذكور في قول الله عزو جل اذ قال الله يا عيسى اني متوفيك و رافعك الى

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔ البتہ لفظ "توفی" کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ ترجمہ "جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں سے لونگا

تجھ کو" اس کے متعلق چند اقوال۔

علی اقوال:۔

احدھا ان المراد بذلک وفاۃ الموت لانہ الاظاھر من الایتہ بالنسبتہ الی من لم یتامل بقیتہ الاولتہ و لان ذلک قد تکرر فی القرآن الکریم بھذا المعنی' مثل قولہ تعالی: قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم (۲) و قولہ سبحانہ و تعالی: ولو تری اذیتوفی الذین کفروا الملئکتہ (۳) و آیات اخری قد ذکر فیھا التوفی بمعنی الموت و علی ھذا المعنی یکون فی الایات تقدیم و تاخیر۔

پہلا قول:۔

اس سے مراد "موت" ہے اس لئے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیہ دلائل میں غور نہ کیا ہو' اس لئے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تو کہہ قبض کر لیتا ہے تمکو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اگر تو دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے" ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے' تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر ماننی ہوگی۔

القول الثاني:-

معناه القبض نقل ذلک ابن جریر فی تفسیره عن جماعة من السلف واختاره و رجحه علی ماسواه وعلیه فیکون معنی الآیة انی قابضک من عالم الارض الی عالم السماء وانت حی و رافعک الی ومن هذا المعنی قول العرب "توفیت مالی من فلان ای قبضته کله وافیا

دوسرا قول:-

"توفی" کا معنی "قبض" کرنا ہے' ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے' اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا "ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لونگا اپنی طرف' اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے "توفیت مالی من فلان" کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

القول الثالث:-

ان المراد بذلک وفاة النوم لان النوم یسمی وفاة (۴)

وقد دلت الادلة علی عدم موته علیه السلام فوجب حمل الآیة علی وفاة النوم جمعا بین الادلة کقوله سبحانه:-

وهو الذی یتوفکم باللیل (۵) وقوله عز و جل:-

تیسرا قول:-

یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اسلئے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔

اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لئے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہوگیا' تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

اور "وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تمکو رات میں" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

الله يتوفى الانفس حين موتها والتى لم تمت فى منامها فيمسك التى قضى عليها الموت يد سل الاخرى الى اجل مسمى'(۲)

"اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک" (۲)

والقولان الاخيدان ارجع من القول الاول' وبكل حال فالحق الذى دات عليه الاولة البينة وتظاهرت عليه البراهين: انه عليه الصلوة والسلام رفع الى السماء حيا وانه لم يمت بل لم يزل عليه السلام حيا فى السماء الى ان ينزل فى آخر الزمان و يقوم باذا المهمة التى اسندت اليه' المبينة فى الاحاديث الصحيحة الثابتة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يموت بعد ذلك الموتة التى كتبها الله عليه و من هنا يعلم ان تفسير التوفى بالموت قول ضعيف مرجوح-

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ راجح ہیں' بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوۃ و السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں' یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوۃ و السلام آخر زمانہ میں اتریں گے' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوۃ و السلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے' اس کے بعد آپ علیہ الصلوۃ و السلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوۃ و السلام کے لئے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ "توفی" کا معنی موت سے کرنا مرجوح اور ضعیف قول ہے۔

و اما من زعم انه قد قتل او صلب فصريح القرآن يرد قوله و يبطله و هكذا قول من قال انه لم يدفع الى السماء وانما هاجر الى كشمير و عاش بها طويلا و مات فيها بموت طبيعي' وانه لا ينزل قبل الساعة وانما ياتي مثيله فقوله ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفرية على الله والكذب عليه و على رسوله ﷺ و هكذا قول من قال انى آت واودى هذه المهمة كالقادياني فقوله من اوضح الكذب فان المسيح عليه الصلوة و السلام لم ينزل الى وقتنا هذا و سوف ينزل في مستقبل الزمان كما اخبر بذلك رسول الله ﷺ و مما تقدم يعلم السائل و غيره ان من قال ان المسيح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الى كشمير و مات بها موتا طبعيا و لم يدفع الى السماء او قال انه آت او ياتي مثيله وانه ليس هناك مسيح ينزل من السماء فقد اعظم على الله الفرية۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے' تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں' اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گذارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہونگے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئیگا تو اسکے قول کا بطلان بھی بالکل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دونگا' جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اسکا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اسلئے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ السلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہونگے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور ہماری اس گذشتہ وضاحت

سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیئے گئے ہیں' یا آپ سولی پر چڑھا دیئے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں اٹھائے گئے' یا جس نے کہا کہ مسیح تو آچکے ہیں یا انکا مثیل آئیگا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو' تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بل هو مكذب لله و رسوله صلى الله عليه وسلم و من كذب الله و رسوله فقد كفر'

بلکہ وہ تو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

والواجب ان يستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادلة من الكتاب والسنة فان تاب و رجع الى الحق و الاقتل كافرا '

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے' اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کئے جائیں۔ پس! اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کرکے حق کی طرف آجائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

والادلہ علی ذلک کثیرۃ معلومہ منہا قولہ سبحانہ فی نشان عیسی علیہ الصلوۃ و السلام فی سورۃ النساء:	باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں' ان میں سے چند ایک تحریر کئے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:۔
وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ط مالھم بہ من علم الا اتباع الظن ج وما قتلوہ یقینا ○ بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزا حکیما۔(۷)	ترجمہ "اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی انکے آگے' اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں' کچھ نہیں انکو اسکی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اسکو قتل نہیں کیا۔ بیشک' بلکہ اسکو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے" (۱)
و منہا ما تواترت بہ الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا۔	اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں' ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔
"انہ علیہ الصلوۃ و السلام ینزل فی اخر الزمان حکما مقسطا فیقتل مسیح الضلالہ و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیہ و لایقبل الا الاسلام(۸)	"کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہونگے۔ پس آپ مسیح دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالینگے اور سور کو مار دیں گے' جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب

اسلام ہی قبول کریں گے"

وهی احادیث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم و قد اجمع علماء اسلام علی تلقیها بالقبول والایمان بمادلت علیه و ذکروا ذلک فی کتب العقائد، فمن انکسرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفید القطع او تاولها علی ان المراد بذلک تمسک الناس فی آخر الزمان باخلاق المسیح علیه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشریعة و مقاصدها ولبابها- لا بظواهرها فقوله ظاهر البطلان، مخالف لما علیه ائمة الاسلام بل هو صریح فی رد النصوص الثابتة المتواترة و جنایة علی الشریعة الغراء

یہ متواتر احادیث ہیں اور انکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور انکے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے‘

پس جس نے یہ بہانہ بناتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ (9) جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا انکی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے‘ اور ان پر عمل پیرا ہونگے‘ اور لوگ شریعت کی روح اور اسکے اصل مقصود کو پالیں گے اور یہ کہے کہ انکے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں‘ تو اسکا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہ خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں انکی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

وجراة شنيعة على الاسلام و اخبار
المعصوم عليه الصلوة والسلام و
تحكيم للظن والهوى وخروج عن
جادة الحق والهدى لا يقدم عليه من
له قدم راسخ فى علم الشريعة و
ايمان صادق بمن جاء بها و تعظيم لا
حكامها و نصوصها' والقول بان
احاديث المسيح اخبار احاد لا
تفيد القطع قول ظاهر الفساد لانها
احاديث كثيرة مخرجة فى
الصحاح(١٠) والسنن(١١) والمسانيد(١٢)
متنوعة الاسانيد والطرق متعددة
المخارج' وقد توفرت فيها مشروط
التواتر(١٣) فكيف يجوز لمن له ادنى
بصيرة فى الشريعة ان يقول
باطراحها و عدم الاعتماد عليها ولو
سلما انها اخبار احاد فليس كل
الاخبار الا حاد لا تفيد القطع بل
الصحيح الذى عليه اهل التحقيق
من اهل العلم

اور اسلام اور نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم
کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی
سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش
نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور
حق و ہدایت کے راستے سے نکلنا ہے اور
جس شخص کو علم شریعت میں دسترس
حاصل ہو۔ اور اس کے لانے والے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان ہو اور
شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی
تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے
کرنے کی جرات نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ
وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
متعلق نازل ہوئی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ
رکھتی ہیں' یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس
قول کا فساد بالکل ظاہر ہے' اس لئے کہ یہ
متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ' سنن اور
مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور
واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی
متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان
میں موجود ہیں' تو جس آدمی کو شریعت کی
تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ
نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا
جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور الزام

مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

ان الاخبار الاحاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانيد ها و سلمت من المعارض المقاوم تفيد القطع' والاحاديث فی هذا الباب بهذا المعنى فانها احاديث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والخارج وليس فی الباب مايعار ضها فهی مفيدة للقطع' سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد' وبذلك يعلم السائل وغيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلك واعظم فی البطلان والجراة على الله سبحانه و تعالى و على رسوله صلى الله عليه وسلم قول من تاولها على غير مادلت عليه الاوله' فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها وعدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسى عليه السلام

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور انکی سندیں بھی درست ہوں اور انکی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں' اسلئے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ انکی صحت یقینی ہے اور انکے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنیوالی احادیث سے متصادم ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبرواحد' اس تحقیق سے سوال کرنیوالے صاحب اور دوسرے لوگوں کیلئے بھی واضح ہوگیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کیوجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اسطرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

و حکمہ بین الناس بالقسط وقتلہ
الدجال و غیر ذلک مما جاء فی
الاحادیث و بین نسبہ الرسول صلی
اللہ علیہ وسلم الذی ھو انصح
الناس واعلمھم بشریعۃ اللہ الی
التمویہ والتلبیس وارادۃ غیر
مایظھر من کلامہ و تدل علیہ الفاظہ
یجب ان ینزہ عنہ مقام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ھذا
القول یشبہ قول الملاحدۃ الذین
نسبوا الرسل علیھم الصلاۃ والسلام
الی التخییل والتلبیس لمصلحۃ
الجمھود وانھم ماارادوا مما قالوا
الحقیقۃ، و فدرد علیھم اھل العلم
والایمان وابطلوا مقالتھم بواضح
الحجۃ وساطع البرھان فنعوذ باللہ
من زیغ القلوب والتباس الامور و
معضلات الفتن و نزعات الشیطان۔

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بڑی حرکت
اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اسکے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا
اور قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں کیں،
اسلئے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل
کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف
اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق
وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا
جن میں آپکے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں
کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے
کرنے اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر
امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس
نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر
نصیحت کرنیوالے اور شریعت کو زیادہ جاننے
والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو
خلط ملط کرنے کیساتھ منسوب کیا ہے اور
آپ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم
ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے
تھے انکے علاوہ اور معانی مراد لئے ہیں اور یہ
انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی
دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور
ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے
اور یہ قول تو ان ملحدوں کے قول کے بالکل

مشابہ ہے جنہوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کیساتھ منسوب کیا' انکا کلام حقیقت کی بالکل عکاس نہیں کرتا' اہل علم اور ایمان والوں نے انکی خوب تردید کی ہے انکے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پونے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے وسوسوں سے۔

و نسالہ عزو جل ان یعصمنا والمسلمین من طاعہ الھوس والشیطان انہ علی کل شئی قدیر۔ ولاحول ولا قوۃ اللہ باللہ العلی العظیم و نرجو ان یکون فیما ذکرناہ مقنع للسائل وایضاح الحق والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ وسلم علی عبدہ و رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے' بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی اور حقیقت کی وضاحت بھی' تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور آپکی آل اور تمام صحابہ پر۔

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

۲۔ حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا

حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا

فتویٰ

سوال۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انہیں آسمان پر جسد عنصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہونگے' انکا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے' بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے' اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہونگے بلکہ انکا مثیل آئے گا' ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی

منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان

جواب: (۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للہ اعلم بالصواب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و علی الال والاصحاب والتابعین باحسان الی یوم الحساب۔

امابعد!

جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقام رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیساکہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے بالتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لئے واجب ہے کہ کتاب و سنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کیلئے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا ہے (وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ) (۱۵) "اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔"

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ (۱۶)

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں' جن میں انکی زندگی' نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں' دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو' اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو' جب قرآن مجید

نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ صلوۃ و السلام کو اٹھایا گیا ہے' وہ قتل نہیں ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے فرمادیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہونگے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیئے' اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا' کیونکہ یہ عقیدہ اب بلااختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت:

انی متوفیک و رافعک الی (۱۷)

میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف۔

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت و الجماعت کے خلاف ہے' اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دونگا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دونگا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے' جیسا کہ آیت:

و مطھرک من الذین کفروا (۱۸)

"اور پاک کردوں گا تجھ کو کافروں سے۔"

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے' رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے' اللہ کا ارشاد ہے:

لتبین للناس مانزل الیھم (۱۹)

"کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری انکے واسطے۔"

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہونگے' راہ حق میں جہاد کریں گے' دجال

کو قتل کریں گے اور شادی کریں ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے' جو درحقیقت مطلق جمع کیلئے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کیلئے جیساکہ یہ آیت (واسجدی وارکعی)(۱) "سجدہ کراور رکوع کر" میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے رہی یہ آیت:

"واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ۔الی قولہ ذلک الفوز العظیم"(۲۰)

"اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔"

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب "اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید (۲۱)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے بعد وفات آئے گی' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی' ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"کل نفس ذائقۃ الموت":(۲۲)

"ہر جی کو چکھنی ہے موت"

درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے' میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہیم' جیساکہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا' اس لئے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں' اور آیت "واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم" مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول:

قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم (۲۳)

"فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آوے گا سچوں کے ان کا سچ"

یہ بھی مستقبل کیلئے ہے نہ کہ ماضی کیلئے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت:

اتی امر اللہ (۲۴)

"آ پہنچا حکم اللہ کا"

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے' جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرھما نے اس کی تصریح کی ہے' علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں' اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے' الجوہر المکنون کے مولف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصیغۃ الماضی لات اوردوا

وقلبوا النکتۃ وافدوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انہیں موت نہیں آئی' جب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی چہ معنی دارد؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلیق کہا جا سکتا ہے' قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیئے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما قتلوہ وما صلبوہ (۲۵)

"اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا"

آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سر تا پا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی' ایسے فاسد خیالات

ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں' درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے' جس کی تائید و حمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ

علوی ابن عباس مالکی

۳۔ الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا

فتویٰ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مفتی اعظم جمہوریہ شام۔ دمشق

۴۔ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا مدلل

فتویٰ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

و بعد افقد اطلعت علی ما کتبہ العلماء الافاضل فی الرد و تکفیر من انکر نزول عیسی بن مریم ولا شک انہ من انکر نزول عیسی بن مریم علیھما الصلوۃ والسلام بعد ما علم ماورد فیہ من الاحادیث فانہ کافر' لانہ مکذب للہ و رسولہ و من کذب اللہ و رسولہ فقد کفر۔

حمد و ثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے' اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لئے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

وقد اشتھرت ھذہ العقیدۃ التی ھی انکار نزول عیسی علیہ السلام عند' القادیانین الفرقۃ الضالۃ التی کفرت بما انزل علی محمد حیث انہ من عقیدتھم انکار نزول عیسی و زعمھم انہ مات ای موت حقیقی (طبعی)، ولا شک ان ھذا کفر و ضلال

اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے'

س فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ انکے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

و تکذیب لکتاب اللہ فاللہ عز و جل یقول:۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے:۔

و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم(۲۶)

"اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے"

و من مذھب ھذہ الطائفہ الذائغہ ایضا انکارھم ان محمدا خاتم النبیین و ھذا ایضا کفر لانہ تکذیب لقولہ عزو جل۔

اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین(۲۷)

محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر"

و حیث انہ فضیلہ الشیخ منظور احمد جنیوتی الباکستانی طلب منی المشارکہ فی الکتابہ فی ھذا الموضوع فقد اجبتہ بما اعتقدہ علی سبیل الارشاد

چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہٰذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لئے جواب دے دیا ہے۔

نسالہ سبحانہ ان یعز الاسلام و المسلمین و ان لا یضیغ قلوبنا بعد اذ ھدانا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے

بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی اللہ وسلم علی محمد و آلہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

تحریر کنندہ
محمد بن عبداللہ السبیل
امام الحرم المکی الشریف و رئیس المدرسین
والمراکین بالمسجد الحرام
۲۲ / ۱۰ / ۱۳۸۹ھ

مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

(۴) محمد ناصر الدین الالبانی

(۵) محسل عمر محمد خلالی

مدیر دارالحدیث' مدینہ منورہ

(۶) محمد الدین احمد

شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

(۷) عبدالقادر بن شیبہ الحمد

فاضل ازہر یونیورسٹی مصر

استاذ اسلامی یونیورسٹی' مدینہ منورہ

واستاذ التفسیر واصول الفقہ مسجد نبوی شریف

(۸) محمد ناظم الندوی

استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

۱۶۔ قضاء کالج دمشق و مجلس علماء و دمشق کے رکن فضیلتہ الشیخ جناب محمد بدر الدین فلاتیلینی کا

فتویٰ

الحمد للہ والصلوۃ والسلام عنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعنی وآلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

و بعد فانی قد اطلعت علی فتوی الشیخ عبدالعزیز بن باز' فوجد تھا قد قدرت الحق الصراح' والذی ندین بہ و نقررہ فعلی المسلمین ان لا یفترو ابما یفتر بہ اتباع الدجال القادیانی الذی حذر النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہ' و من امثالہ الذین یخرجون فی آخر الزمان ویدعون النبوۃ وھم کذابون دجالون۔

حمد و ثنا کے بعد! میں نے فضیلتہ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا' تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں' اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں' اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت

(۹) ابو بکر سبکیتی

مدینہ منورہ

(۱۰) یوسف محمد سلفی

استاذ دارالحدیث، و مسجد نبوی مدینہ منورہ

(۱۱) محمد بدر عالم میرٹھی

مہاجر، مدنی، مدینہ منورہ

(۱۲) عبدالکریم حمواد

پروفیسر اسلامی یونیورسی مدینہ منورہ

(۱۳) عبدالغفور العباس

مہاجر مدنی، مدینہ منورہ

(۱۴) محمد شریف

استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ

و استاذ مسجد نبوی شریف

جواب درست ہے

(۱۵) حبیب اللہ

(برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی

کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہونگے۔

وعقیدۃ المسلم الصحیحۃ ان سیدنا عیسی علیہ وعلی نبینا افضل الصلوۃ والسلام لایزال فی السماء مرفوعا مکرما لما ینزل بعد۔ فھذا الذی اقدرہ و ندین بہ واللہ یھدی الی سواء السبیل

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ وعلی نبینا افضل الصلوۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

خادم العلم الشریف

محمد بدر الدین الفلا ئینی استاذ قضا دمشق کالج و رکن مجلس علماء دمشق

۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ۔ الموافق ۲۰ تشرین الثانی ۱۹۶۹م

۱۷۔ فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ لقد اطلعت علی ما کتبہ علماء الاسلام من الرد علی الطریقہ القادیانیہ وانی لاء اید جمیع ما کتبہ العلماء فی رد ھذہ الدعوۃ المناقضہ للکتاب والسنہ وکل من کذب بنزول المسیح فی آخر الزمان وانہ سیحکم بشریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذب فی انہ ماقتل ولاصلب ولکن رفعہ اللہ الیہ فھو مرتد عن الاسلام

الحمد للہ کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے مرزا قادیانی کی قرآن و سنت سے متصادم دعوت کے رد میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انہیں بلا لیا ہے تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگیا۔

کتبہ

عبدالرحمٰن بن ابی شیبہ سامحہ اللہ

۱۲/ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ، ۱۲/ فروری سنہ ۱۹۶۸م

۱۸۔ فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری
رئیس الشوون الدینیہ تیونس کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انی احمد اللہ علی ھذہ الجھود الموفقۃ التی یقوم بھانخبۃ من ابناء باکستان لانکار المزاعم الباطلۃ والا کاذیب التی تقوم بھاو تروجھا الفرقۃ القادیانیۃ بھذہ البلاد وبقیۃ بلدان العالم الاسلامی اعانھم اللہ علی الاسلام۔

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کیلئے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لئے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمادیں۔

مصطفیٰ کمال التازری
تیونس

۱۹۔ فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفائی وزیر دولۃ الکویت کا

فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز واخوانه علماء المملكة المخلصون

جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

یوسف السید هاشم الرفاعی
وزیر دولة الکویت

۲۰۔ فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر و ممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا

فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف ازہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے' جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کئے گئے' آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مولف کتاب "فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام" مولانا منظور احمد چنیوٹی نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کرا دیا جو کہ الحمد للہ ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔ (۲۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد

مختصر ترجمۃ فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف صاحب	شیخ حسنین محمد مخلوف کا تعارف
الفتاوی الشرعیہ والفتوی بکفر القادیانیہ مولدہ و حیاتہ العلمیہ	آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی
ھو الشیخ حسنین محمد حسنین مخلوف الحنفی الازھری المولود فی یوم السبت ٦ مایو ١٨٨٠م بالقاھرۃ، و والدہ شیخ من شیوخ الازھر، فضیلۃ الشیخ محمد حسنین مخلوف العدوی، المالکی الازھری۔ تلقی المترجم علومہ بالازھری الشریف، بعد ان حفظ بہ القرآن الکریم و جودہ فی الحادیۃ عشر من عمرہ، و نال شھادۃ العالمیۃ الازھریہ بتفوق فی ١٩١٤م و عین قاضیا بالمحاکم الشرعیۃ فی عام ١٩١٦م	آپ کا نام حسنین بن محمد حسنین مخلوف ہے آپ حنفی المسلک اور ازہر کے رہنے والے ہیں آپ ٦ / مئی ١٨٨٠ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسنین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسنین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید با تجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کئے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ١٩١٤م میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ اور ١٩١٦م میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔

وما زال برقى حتى عين رئيسا لمحكمة الاسكندرية الشرعية فى عم ١٩٤١م' ثم رئيسا للتفتيش الشرعى فى عام ١٩٤٢م ثم عين نائبا للمحكمة العليا الشرعية فى عام ١٩٤٤م' ثم مفتيا للديار المصرية فى عام ١٩٤٥م وعين عضوا فى جماعة كبار العلماء عام ١٩٤٧م' وانتهت مدة خدمته ببلوغه السنين سنته فى ٥ مايو سنته ١٩٥٠م ثم اعيد للافتاء بعد سنة و نصف لمدة سنتين ثم بانتها ترك وظيفة الافتاء' واشتغل بالتدريس والتاليف ولازال كذلك للان' وكان تعيينه بالافتاء فى المرة الاولى' والثانية فى عهد الملك فاروق

پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۴۱م میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مقرر ہوگئے۔ پھر ۱۹۴۲ء میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۴۴ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مقرر ہوگئے۔ پھر ۱۹۴۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہوگئے۔ پھر ۱۹۴۸م میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ٦٠ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہوگئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لئے دارالفتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا' دو سال گذرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہوگئے' یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

و آيته افى طائفة القاديانية

كتب سماحة الاستاذ الشيخ حسنين مخلوف' مفتى ديار المصرية السابق' وعضو جماعة

قادیانی گروہ:

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیس کے

و عضو جماعتہ کبار العلماء بالازھر الشریف و عضو المجلس التاسیسی لرابطہ العالم الاسلامی بمکۃ المکرمۃ و عضو مجمع البحوث الاسلامیہ بالا زھر الشریف فی فتاویہ

مانصہ!

الطائفۃ القادیانیۃ من الفرق الزائغۃ المنشقۃ عن الاسلام اسسھا المیرزا غلام احمد فی القرن التاسع عشر فی الھند' و قد ذکر المترجم تاریخہ! و مما قالہ انہ قدا صیب فی شبابہ بمرض ھستیریا و نوبات عصبیۃ عنیفۃ' و کان یتداوی من ھذا المرض ببعض المشروبات المسکرۃ و قد زعم فی کتابہ براھین احمدیہ انہ مکلف من اللہ تعالی باصلاح الخلق علی نہج المسیح عیسی ابن مریم علیہ السلام (۲۸) و ان لہ الھامات و مکاشفات و ان من یحضر الی قادیان یدی الایات السماویہ والخوارق'

رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتوئی میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔

فتوئی کی اصل عبارت یہ ہے :۔

قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے' جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے' اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں ہسٹیریا اور سخت اعصابی دردوں کا شکار ہوگیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لئے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعوئی کیا ہے کہ وہ خدا تعالی کی طرف سے عیسی بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعوئی بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر

	ہوگا وہ بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔
و دعا الجمعیات الاسلامیه بالهند الی المناداة بفضل الانجلیز	بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل و کمال کا اعلان کریں۔
وان الجهاد ضدهم حرام و انهم نعمه عظیمه علی البشر من الله۔	اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لئے اللہ کی رحمت ہے۔
وقال انه نشر خمسین الف کتاب و رساله فی اعلان فضلهم وانهم منه علی المسلمین' وانه یجب طاعتهم بل صرح بانه من خدامهم	مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کئے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور انکی اطاعت گذاری واجب ہے' بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔
(۲۹) و طلب منهم ان یعاملوا اسرته بالهند بالعطف والرعایه مادامو امن غرس الانجلیز (۳۰) الی آخر هذه العبادات الدنیئه' و تدرج فی الدعوی الی ان زعم ان روح المسیح علیه السلام قد حلت فیه وان ما یتحدث به هو کلام الله کالقرآن الکریم والتوراة (۳۱)	اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اسکے خاندان کیساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ انکا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں' پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم

اور توراۃ ہے'

وان دمشق التی ینزل فیها المسیح عیسی علیه السلام فی آخر الزمان هی فی القادیان المکنی عنها بالمسجد الاقصی(۳۲)

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہونگے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وهی الثالثة بعد مکة والمدینة (۳۳) ویسمیها(الربوة)(۳۴)وان الحج الیها فریضة

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

وانه مما قد اوحی الله الیه بمایربو علی عشرة الاف آیة وان من یکذبه کافر' وقد شهد له القرآن بالنبوة (۳۵) وکذلک الرسول صلی الله علیه وسلم وقد صرح بموت المسیح عیسی علیه السلام ودمنه فی کشمیر وعین قبره فیها تلک هی عقیدته وعقیدة اتباعه الضالین المنحرفین'

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اسکی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اسکی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اسکی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی تصدیق کی ہے' اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

ویقولون!ان من لا یدخل فی بیعته فهو کافر (۳۶) وکذلک امتنع ظفر الله خان(القادیانی وزیر الخارجیة

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے

من اتباعه عن الصلاة على جثمان محمد علي جناح موسس باكستان لكفره بالقاديانيه و لم يكفه ذلك الكفر والضلال بل زعم انه مقدم على سائر الانبياء وان الله اوحى اليه بقوله:

جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علیؒ جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اسلئے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اسکو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

یا قمر، یا شمس انت منی و انا منک (۳۷)

اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

انت منی وانا منک ظهورک ظهوري (۳۸) يحمدك الله من عرشه و يمشي اليك (۳۹) الى آخر اكاذيبه الصارخه وضلالاته الفاحشه و قد فضحه شاعر الهند العظيم العلامه الدكتور محمد اقبال ورد على جواهر لال نهرو رئيس وزراء الهند الذي كان يعطف على القاديانيه في بلاده و في باكستان لغلوهم في مناهضه الاسلام والنبوة المحمديه و محاربتها۔

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اسکے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کیساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کیساتھ ٹکر لیتے تھے اور انکے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔

و كذلك صديقنا العلامه السيد ابو الحسن على الندوى والعلامه السيد ابو الاعلى المودودى والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر' شيخ الازهر فى ثلاث رسائل صدر ناها برساله هامه فى تاريخ و تعاليم هذا المارق يمن الاسلام هو و كل من ينبعه فى مزاعمه و ضلالاته' وقد اطلعنا على كتابه التبليغ و مافيه من كفر و ضلال و كذب على الله والانبياء (۴۰)

وقد اطلعنا ايضا على ما فى كتابه من تزلف و نفاق للانجليز و حكام الهند آن ذاك الى ابعد حد و لقد عرفنا كل المعرفه اخاسيسه و رذائله فى هذا الكتاب' ولما هلك الميرزا غلام احمد القاديانى فى ۲۶ مايو سنه ۱۹۰۸م و خلفه صديقه الحميهم فى الضلال (حکیم نور الدین) صاحب (تصدیق براہین احمدیہ)(۴)

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابو الحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابو الاعلیٰ مودودی اور امام اکبر شیخ الخضر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنیوالے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب تبلیغ جو کفر و ضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کئے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا' اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کمینگی اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آگئیں' پھر جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ / مئی ۱۹۰۸م کو مر گیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین' مرزا قادیانی کے دعوئی اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

(۴۱) فی دعاویہ و مفتریاتہ ثم توفی فی ۱۳ مارس سنہ ۱۹۱۴م و استخلف قبل وتہ (بشیر الدین محمود) اکبر ابناء موسس الطائفہ الضالہ' وللقادیانیہ فرع اللاهوری یتزعمہ الضال محمد علی صاحب ترجمہ القرآن باللغہ الانجلیز بہ و لہ مولفات کثیرۃ وھو بلقب غلام احمد بالمسیح الموعود و لہ الحاد فی ترجمہ القرآن وھی ترجمہ کاذبہ ضالہ' نحذر المسلمین منھا عامہ' فانھا تحریف والحاد و کذب و تضلیل و قد اعتمد علیھا اعداء الاسلام من الطوائف المنشقہ عن الاسلام و من المستشرقین و بعض المبشرین الکاذبین الجانین علی الاسلام' و من ھذا یعلم کفر الطائفہ القادیانیہ و کفر زعیمھا الضال

پھر وہ ۱۳/ مارچ ۱۹۱۴م میں مرگیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلوٹھے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اسکا خودساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اسکی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی ملحدانہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (۱) کیونکہ یہ تو تحریف' کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونیوالے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے' ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اسکے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہوگیا۔

رائی القادیانی فی المسیح والفتوی الشرعیہ الاسلامیہ بکفر القادیانی

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔ (۴۲)

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر منذ سنين مايأتي:۔
لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء با لاحد الشيوخ الازهريين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذاعت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام' يريدون بذلك تاييد الميرزا غلام احمد القادياني بانه هوا لمسيح المنتظر لان المسيح قدمات وحلت روحه فى غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بيانا من مبعوث المؤتمر الاسلامى والازهر هناك فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الاردية و نشر فى صحف الهند الاسلامية و هو بالطبع يخالف راى ذلك الشيخ و جماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السوال فكتبنا الجواب عليه

مصر کے اخبار مبنی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:۔
احمدی جماعت جامعہ ازہر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہوگئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا' پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دیدیا ہے' مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اسلئے کہ انکا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور انکی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انہوں نے موتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انہوں نے جلد ہی اسکا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اسکا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا' یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اسلئے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اسکا جواب اس طرح لکھا۔

بما یاتی بالحرف (راجع فی فتاوانا ج:۱ص:۹۰ و مابعدها

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔

ان مما تظاهرت علیہ ادلہ العقل والنقل واجمعت علیہ الرسالات السماویہ ان اللہ تعالی واحد لا شریک لہ لہ الکمال والقدرۃ الشاملہ والعلم المحیط والحکمہ البالغہ والتدبیر المحکم لکل شئی خلقا' وایجادا و بقاء وافناء' "لہ ما فی السموات والارض کل لہ قانتون' بدیع السموات والارض'

دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب سماویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالی ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انہیں ہی حاصل ہے۔اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا کرنے کی ٹھوس تدبیر کے مالک ہیں'"اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں"۔

واذا قضی امرا' فانما یقول لہ کن فیکون' ابتدع خلقہ الاول من غیر مادۃ وھی منہ خلقہ الذی ابتدعہ' و ابتدع النوع الانسانی علی غیر مثال سبق بخلق آدم من المادۃ الطینیہ ثم خلق زوجتہ منہ فکان خلق آدم من غیر ابوین

"نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے" اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا' اور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ

السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

اول سطر فی لوح الوجود الانسانی ناطق بکمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعه و کان فی السطر الثانی خلق عیسی ابن مریم من غیر اب۔ خلقهما الله تعالی بید قدرته و اوجد هما بکلمه ولا تیعاظم شئی علی قدرته

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی' اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انہیں کر دکھایا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں ہے

و ابدع علی غیر مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها فی الاجسام وهی من امره تعالی استاثر بایجادها وبعثها و تصریفها ولم یستطع اشد الناس جحودا للالهیات ان ینسب لانسان خلق روح و بعثها فی جسد و ترتب اثر الحیاة علیها

اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انہیں جسموں میں پھونک دیا اور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اسکو ایجاد کرنے' پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لئے خاص فرما رکھا ہے' خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اسکے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کیلئے ثابت کر سکے۔

وانما ذلك لله وحده وقد خلق الله
لكل جسد روحا يتصل به عند
تكوينه و ينفصل عنه عند موته اذا
انقضى اجله المقدر له و تبقى بعد
انفصاله طليقة فى عالمها الروحى
تسبح حيث يشاء الله حتى يامرها
الله يوم البعث والنشور يوم يبعث
من فى القبور بالعودة الى جسدها
الذى انشاه الله للنشاة الاخرى و
مما لاخفاء فيه ان الانبياء احياء فى
قيودهم حياة برزخيه خاصه اقوى
من حياة الشهداء وان ذلك لاينافى
وجود ارواحهم فى السماء اذان
الارواح فى عالمها لا تحدها الابعاد
ولا تقيدها القيود' و قد لقى
المصطفى صلى الله عليه وسلم
ارواح الانبياء فى بيت المقدس
ليله الاسراء

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ
تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
ہر جسم کیلئے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو
جسم کے ساتھ اسکی پیدائش کے وقت سے
لگ جاتی ہے اور پھر جب اسکی مقرر شدہ
زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ
اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو
جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کیمطابق جہاں
چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ
حساب و کتاب کا دن آجائے گا جبکہ تمام
مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھالئے
جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ
زندہ کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے روح کو انکی
طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا۔ اور
اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش
نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں
خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ
شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت
والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے
آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی
نہیں ہے اسلئے کہ عالم ارواح میں روحوں
کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جا سکتا ہے
نہ ہی کوئی قید انہیں کسی جگہ بند کر سکتی

ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

وصلی بالانبیاء امامافیہ' ولقی موسی علیہ السلام فی السماء لیلہ المعراج بعد الصعود من بیت المقدس و تقاولا بما جاء فی الحدیث الصحیح بشان فریضہ الصلاۃ کمالقی غیرہ من الانبیاء' و ثبت ان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم یرد السلام من یسلم علیہ (۴۳) وانہ تعرض علیہ اعمال امتہ

اور آپ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کیطرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپکی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جسکا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپکے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

ولایمکن ان تنتقل ای روح فضلا عن ارواح الانبیاء الی جسم آخر تحل فیہ و تصرفہ کما یزعم القائلون بتناسخ الارواح وھم اضل الخلق عن الاسلام وغیرہ من الدیانات السماویہ وما رقون عن الشرائع'

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحیں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں جاتی کہ اس میں حلول کر جائے۔ اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تناسخ کے قائل لوگوں کا نظریہ ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سماویہ سے ہٹ کر بہت

فقول القادیانی ان روح المسیح عیسی علیہ السلام حلت فیہ باطل و زور فی القول و کفر صریح

اما المسیح عیسی علیہ السلام فالمجمع علیہ عند المسلمین فی شانہ مادل علیہ القرآن الکریم انہ لم یقتل و لم یصلب وانہ دفع الی السماء بجسمہ و روحہ دون موت و انہ لایزال حیا فی السماء حتی یاذن اللہ سبحانہ و تعالی مما یاذن بہ اواخر الزمان وان اللہ کف عنہ بنی اسرائیل حین دبروا قتلہ و من عادتھم قتل انبیائھم کما اخبر اللہ عنھم بذلک فالقی شبھہ علی ذلک المنافق الذی [illegible] دلھم علیہ فکان جزاؤہ القتل و جزاء عیسی علیہ السلام الاکرام بالرفع الی السماء

دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انہیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کیطرف اٹھا لیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کیلئے اللہ نے جو ان مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائیگا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روکے رکھا جبکہ وہ آپکے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے انکی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی مخبری کی تھی اللہ نے آپکی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اسکی سزا قتل

تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اسطرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔

قال اللہ تعالی: وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم(۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ "اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔"

وما قتلوہ یقینا' بل رفعہ اللہ الیہ (۴۶)

"اسکو قتل نہیں کیا بیشک' بلکہ اسکو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف"

انی متوفیک (ای مستوفیک و قابضک الی بجسمک و روحک) و رافعک الی و مطھرک من الذین کفروا (۴۷)

"میں لے لونگا تجھکو (یعنی پورا پورا لے لونگا اور اپنی طرف لونگا آپکو جسم اور روح دونوں کیساتھ اور اٹھا لونگا اپنی طرف اور پاک کر دونگا تجھکو کافروں سے۔"

و رفع عیسی علیہ السلام الی السماء کرفع محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء لیلۃ المعراج بروحہ و جسدہ یقظۃ لامناما ولاغرابۃ فی ذلک فانھا معجزات خارقۃ لاتوزن بموازین العادات ولاتقاس بمقاییسھا وھی شان الخالق جل و علابقدرتہ الباھرۃ علی ان یحدث فی الجسم البشری مایعدہ و یھیئہ لھذہ الرحلۃ السماویۃ'

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انوکھی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں انکا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جا سکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انہیں پرکھا جا سکتا ہے' یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

ویحول مایحیط به الی ماینا سبه فی هذه الحالہ کما حول النار المحرقہ بردا" وسلاما" علی ابراهیم علیہ السلام' وحول جبریل من الصور ۃ المنکیہ الی الصور ۃ البشریہ فی لمح البصر حتی کان یلقی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فی صور ۃ دحیہ الکلبی و حین التقی بابراهیم علیہ السلام فی بیتہ ضیفا مع الملائکہ قبیل انزال العذاب بقوم لوط۔

پھر اللہ تعالیٰ اسکے ارد گرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کیلئے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضورؐ کے پاس پیغام وحی لانے کیلئے آپ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے' ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔

ومادام ذلک فی نطاق القدر ۃ الالهیہ وقد وقع فعلا وجاء بہ المخبر الصادق' کما جاء بسائر معجزات الانبیاء' علیهم السلام و خوارقهم التی لا تحیط بہ العقول' فای غرابہ فی ذلک' لا جرم ان استغرابہ او استبعادہ انما ینشاء عن دخل فی الصدور و شک

اور جب یہ سارے امور قدرت الٰہیہ کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا انکا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا

ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔

فی الاخبار و تحدیدا القدرة الله
بقدرة البشر العاجزین' والا فمن
آمن بقدرة الله علی کل ممکن و
آمن بالرسالات وان للرسل
معجزات و ان المعجزات امور
ممکنة فی ذاتها هینة جدا علی
خالقها خارقة لعادات البشر معجزة
لهم و حدهم ایقن بان ذلک کل هین
یسیر علی الخالق جل و علا'

یا حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں
شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز
انسانوں کی طاقت پر قیاس کرنے سے ہوتا
ہے' ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی
قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین
رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر
ہونے اور فی الحقیقت انکا ممکن ہونا تسلیم
کرتا ہو تو وہ مان جائیگا کہ یہ چیزیں اللہ کے
سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت
ہیں تو صرف انسانی ذہن کیلئے ہیں اور یہ بھی
مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم
کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

و غنی عن البیان ان شان عیسی علیه
السلام من مبدا خلقه الی طور شبابه
الی طور قیامه بالدعوة فی بنی
اسرائیل الی طور عداوتهم له الی
طور تدبیرهم اغتیاله کان شانا
عجیبا' و کل ذلک کان ابتلاء لبنی
اسرائیل و کان الافتراء و الکذب
علیه و نسبة الیه مالم یقله شان
اعجب

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ
علیہ السلام کی عجیب و غریب پیدائش پھر
آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام
رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس
نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل
کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو
ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا)
واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا
امتحان لینا تھا' لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام

پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

و حسبنا ما حکاہ اللہ عنہ و ھو فی المھد قال انی عبداللہ اتنی الکتب و جعلنی نبیاہ و جعلنی مبارکا این ما کنت (ای قدرلی ذلک فی علمہ) و اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا ○ وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا ○ (۳۸) والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعہ الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا (؟) فی الیوم الاخر علیہ و علی نبینا افضل الصلوۃ و السلام۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لئے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے' **ترجمۃ**: وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا' اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لئے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوۃ کی جب تک میں رہوں زندہ' اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت' اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن) اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوۃ و السلام پر۔

هذا ما كتبناه اذ ذاك و نشر في
الصحف والكتب تكذيبا للقاديانيه
الضالة المارقة الكافرة و بيانا
لخطاء ذلك الشيخ الازهري الذي
ضل السبيل و نشر مانشره عن جهل
او عناد والله ولي الصالحين-

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس
وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گروہ قادیانی کی
تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت
کرنے کے لئے لکھا تھا جو اخباروں اور
کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ
ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی
وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت
حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

کتبہ

حسنین محمد مخلوف

سابق مفتی اعظم مصر

و ممبر جماعت کبار علماء

مکہ المکرمہ ۔ مورخہ ۵ / ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

۲۱۔ جواب درست ہے

اسرار بن عبد المولیٰ تاشقندی

۲۲۔ حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الجواب صحیح بلا ارتیاب، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ (۶۹)

جواب بلاشبہ درست ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ’’تحقیق عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔‘‘

واعلم ان اصحاب عیسیٰ علیہ السلام ھم تفرقوا ثلاث فرق، فقالت فرقۃ کان اللہ تعالیٰ فینا فصعد الی السماء (۵۰) وقالت فرقۃ اخری کان فینا ابن اللہ عزوجل ثم رفعہ اللہ سبحانہ الیہ

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ یہ خدا ہم میں رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقے نے کہا کہ یہ ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

وقالت فرقة اخرى منهم كان فينا عبد الله ورسوله ماشاء ثم رفعه اليه وهؤلاء هم المسلمون فتظاهرت الكافرتان على المسلمة فقتلوهم فلم يزل الاسلام طامسا حتى ان بعث الله محمدا صلى الله عليه وسلم (١٥)

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔ اور رسول رہتا تھا جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھا لیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انہیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

فالمسلمون يعتقدون ان عيسى عليه السلام مرفوع حيا الى السماء ثم راجع الينا قبل يوم القيامة هذه عقيدة اسلامية اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الى يوم القيامة كما في قوله تعالى

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اول دن سے آج تک ایمان قائم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

يا عيسى اني متوفيك ورافعك الى (١٧) اي رافعك الى و متوفيك كما خرج ابن ابي حاتم عن قتادة (روح المعاني: ١٥٣)

"اے عیسیٰ میں لے لونگا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔" آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی رافعک الی و متوفیک کہ تجھ کو اٹھالوں گا اور لے لونگا جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

وما ما جاء فی سورۃ النساء "وما قتلوہ وما صلبوہ الی آخر الایہ" (۵۴)	باقی سورۃ نساء میں جو آیا ہے: ترجمہ: "اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔"
الضمیر لعیسی علیہ السلام کما ھوالظاھر	تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے جیساکہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔
ای ماقتلوہ قتلا یقینا بل رفعہ سبحانہ الیہ یقینا" ھذا ھورد و انکار لقتلہ و اثبات لرفعہ علیہ السلام۔ھذا ماظھرلی	معنی یہ ہے کہ انہوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے' تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

(۲۳) الجواب صحیح	جواب درست ہے
ولا شک ان نزول عیسی بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنہ المتواترۃ واجماع الامتہ	اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

عبداللہ تعالیٰ

محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ لہ

(۲۴) سیکرٹری اسلامک سنٹر چاٹگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ما کتبہ العلماء من اولہ کلہ حق لاشک فیہ کما ثبت بالاحادیث الصحیح فماذا بعد الحق الا الضلال	اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے ورے تو گمراہی ہی ہے۔

عبدہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ
مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چرچکتائی چاٹگام
۲۷/ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

۲۵۔ مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ صاحب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چٹگام کا

فتویٰ

اقول بتوفیق اللہ تعالی و تائیدہ ان المیرزا غلام احمد القادیانی و معتقدیہ کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقینا وھم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلہ ختم النبوۃ و حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ فی آخر الزمان و ظاھر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل کافر مرتد یقینا فان ضروریات الدین لا تقبل التاویل کما ھو مجمع علیہ عند جمیع اھل الحق و ایضا قد صدرت منہ اھانۃ عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ و السلام المفضیۃ الی الکفر و اکبر منہ انہ ادعی النبوۃ بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام اور آسمان کیطرف آپکے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپکے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اسکا انکار کسی تاویل کیوجہ سے ہی ہو، اسلئے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جا سکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتی علی نبینا علیہ الصلوۃ و السلام کما لا یخفی علی من طالع کتبہ واللہ اعلم فقط

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل مخفی نہیں ہے۔

کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ
مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)
۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

۲۶۔ مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چٹگام
کا
فتویٰ

قد تبین الرشد من الغی من ھذہ التصدیقات کالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل دغوی واتبع ھوا

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آسمان کی بیچ پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے بھٹک گیا' اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

فقط محمد حامد غفرلہ
نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام
آنجھ ہزاری چٹگام ۔ ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

۲۷۔ میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

احقر الانام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برھن باڑیہ بنگلہ دیش

۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸۔ مولانا محمد الطاف الرحمٰن خطیب جامع مسجد تین پل چٹگام کا

فتویٰ

الحمد لله والصلوة والسلام علی نبیه الذی لا نبی بعده' اما بعد' فالا جوبه کلها صحیحه والفرقه القادیانیه فرقه باطله خارجه عن اهل السنه والجماعه وعن دائرة الاسلام

حمد و ثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت و الجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

حررہ احقر الناس

محمد الطاف الرحمٰن عفی عنہ

امام تین پل مسجد' ریاض الدین بازار چٹگام

۲۹۔ الجواب حق والحق احق ان یتبع وماذا بعد الحق الا الضلال

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور حق کی بعد تو پھر

گمراہی ہی ہے۔

محمد عبدالمعز

دارالافتاء جامعہ فرقانیہ لال باغ' ڈھاکہ

۳۰۔ جواب صحیح ہے

افقر الخلق شمس الحق عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ قرآنیہ عربیہ

لال باغ ڈھاکہ

۳۱۔ جواب درست ہے

احقر محمد ریاست علی غفرلہ ولوالدیہ

مدرس رانا پنگ مدرسہ ضلع سلہٹ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش

۳۲۔ جواب صحیح ہے۔

محمد عبدالحکیم سلہٹی

مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ' ڈھاکہ

۳۳۔ جواب حق ہے۔

احقر محمد

مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکھن

۳۴۔ جواب صحیح ہے

مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد

ڈھاکہ

۳۵۔ مولانا محی الدین صاحب

مفتی مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹڑہ ڈھاکہ کا

فتویٰ

اقول و باللہ التوفیق:-

من انکر حیاۃ عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ قرب قیام الساعۃ او ادعی انہ افضل من عیسی علیہ الصلاۃ و السلام او انکر ختم النبوۃ او ادعی انہ نبی بعد نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقلا کان او ظلیا او بروزیا او انکر ما کان من ضروریات الدین فھو کافر و مرتد خارج عن الاسلام بنص الکتاب و تواتر السند و اجماع الامۃ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے' یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے' یا حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا بروزی نبی ہونے کا' یا وہ ضروریات دین کا انکار کر دے' پس وہ بنص قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

والمیرزا غلام احمد القادیانی متصف بتلک الاوصاف فھو کافر و مرتد و خارج عن دین الاسلام والمترددون فی کفرہ و متبعوہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام سے خارج ہے اور اسکے کفر میں شک کرنیوالے اور اسکی اتباع

ایضاً فی حکمہ، فلعنۃ اللہ علیہ والملئکۃ والناس اجمعین

کرنیوالے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ محی الدین غفراللہ لہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹرہ۔ ڈھاکہ

۳۶۔ جواب صحیح ہے

احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ

صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴

جامع مسجد بہادر شاہ پارک۔ ڈھاکہ ۱

جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

۳۷۔ عبدالکریم غفرلہ

خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ

امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۸۔ مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے

احقر شمس الدین غفرلہ

ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، مشرقی پاکستان بنگلہ دیش

۳۹۔ فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے

احقر ابو محمود ہدایت حسین غفرلہ

مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ ۴

۴۰۔ جواب صحیح ہے

محی الدین خان عفی عنہ

ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالیہ

مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ

جوائنٹ سیکرٹری موتمر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱۔ مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا

فتویٰ

قد تواترت عقیدۃ حیاۃ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام و رفعہ الی السماء، ثم نزولہ قرب الساعۃ فمن انکرھا فقد انکر الامر المتواتر و قد کفر من غیر ریب و شک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کیطرف آپکے رفع پھر قیامت کے قریب آپکے نزول کا عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اسکا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کاانکار کیا تو وہ بلاشک و شبہ کافر ہوگیا۔

محمد ہارون

فاضل مدرسہ ضمیریہ چاٹگام

و جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

۴۲۔ جواب صحیح ہے

محمد عبدالجبار

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام

ڈھاکہ شہر

۴۳۔ جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔

محمد عبدالحق

پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی

وناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

۴۴۔ جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔

الاحقر ظفرالدین

ناظم الجامعہ الاسلامیہ، کانپور انڈیا۔

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء

جواب صحیح ہے

عبدالرزاق

۴۵۔ نائب قاضی دارالقضاء ریاست بھوپال انڈیا

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۶۔ جواب صحیح ہے

اسعد المدنی

۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

بلوچستان کے علماء کے فتوے

۴۷۔ جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے

احقر غلام حیدر

مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی

نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی

بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۴۸۔ جواب درست ہے

احقر قاضی عبدالعزیز بارانی

قلات بلوچستان

۴۹۔ جواب درست ہے

بندہ عرفی محمد

مہتمم مطلع العلوم

کوئٹہ بلوچستان

۵۰۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

بندہ عبدالشکور

خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

علمائے پنجاب کے فتوے

۵۱۔ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صدر المدرسین جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء و المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد!

راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ "حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے" کا مطالعہ کیا جس میں مرزا قادیانی اور مصر کے ایک ملحد شلتوت کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہونگے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہونگے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں

مسلمان ان کی تجہیز و تکفین کریں گے اور انکو دفن کریں گے (۵۵) اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔

بل رفعہ اللہ الیہ (۵۶) — "بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا (۵۷) — "اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔"

اور حضرت نواس بن سمعان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذ بعث اللہ المسیح بن مریم علیہ فینزل عند المنارۃ البیضاء مشرقی دمشق۔ (۵۸) — جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔"

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا' چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم امامکم منکم" (۵۹) — "تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں آسمان سے نازل ہونگے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا' اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکی اقتداء ہی میں پڑھیں گے' جیساکہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابو ہریرۃ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثم ینزل عیسی بن مریم من السماء۔ (۶۰)	"پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہونگے"

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق (۶۱)	"پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے افیق کی پہاڑی پر نازل ہونگے"

ان تمام صحیح (۶۲) روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔

پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام آسمان سے نازل ہونگے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔(۶۳)

اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ لا یاخذ شیئا من الارض مالھم لا یشعرون (۶۴)	"کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہما السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہونگے، اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہوگیا کہ نہیں سمجھتے۔"

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

یمکث عیسی علیہ السلام فی الارض بعد ماینزل اربعین سنۃ ثم یموت صلی علیہ المسلمون و یدفنونہ" (۶۵)	"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور

ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔

"ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون" (۶۶) "پھر ان کی وفات ہوگی پس مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھیں گے"

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"ثم یموت فیدفن معی فی قبری" (۶۷) "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ارفع الی السماء پر متواتر حدیثیں (۶۸) دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں:

واجمعت الامہ علی ماتضمنہ الحدیث المتواتر من ان عیسی علیہ السلام فی السماء حی وانہ ینزل فی آخر الزمان (۶۹) "حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔ ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع واتفاق ہے، چنانچہ امام اہلسنت والجماعت ابو الحسن الاشعری" متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:۔

واجمعت الامہ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسی علیہ السلام الی السماء (۷۰) "امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔"

اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اول کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

..... یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے

جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ (۷۱)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تواتر سے ثابت ہے لہٰذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

وامامن قال ان اللہ عزو جل ھو فلان لانسان بعینہ او ان اللہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ او ان بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا غیر عیسی بن مریم فانہ لایختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احد (۷۲)

"بہر حال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئیگا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لئے حجت قائم ہو چکی ہے"

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

"امام نفی نزول عیسی علیہ السلام او نفی النبوۃ عنہ فکلاھما کفر (۷۳)

"بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔"

ان صریح اور صحیح اور ٹھوس حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطۂ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ بر موقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے' اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے' اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنہوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے' اللہ تعالیٰ انہیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آجکل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معھم
یوم الدین۔ آمین

الاحقر الناس ابو الزاہد محمد سرفراز
خطیب جامع مسجد گکھڑ و صدر المدرسین مدرسۃ نصرۃ العلوم
گوجرانوالہ ۲۹ رجب ۱۳۸۶ھ
۱۴ / نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲۔ جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔

احمد **شمس الدین**

استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

۵۳۔ جواب درست ہے

مولوی عبد القادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۴۔ جواب درست ہے

مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۵۵۔ جواب درست ہے۔

بشیر احمد

مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ)

خانقاہ سلطان عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔ جواب صحیح ہے۔

احقر عبد الرحیم

مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ

بوریوالہ

۵۷۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کا فتویٰ

الجواب صواب بلا ارتیاب ولاشک ان مسیلمہ الفنجاب حکمہ حکم مسیلمہ الکذاب لا فرق بینھما اصلاعند اولی الالباب و ان حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ من السماء الی الارض عند قرب الساعہ مسئلہ منصوصہ بالکتاب والسنہ المتواترۃ و اجماع الامہ من انکرھا فقد کفر وارتد عن الاسلام و حکمہ حکم المرتد

جواب بلاشبہ درست ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمہ کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہو گا۔

واللہ اعلم

محمد ادریس کان اللہ لہ وکان ھو للہ

جامعہ اشرفیہ لاہور

جواب صحیح ہے

جمیل احمد تھانوی

رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

(۵۹) جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔

محمد عبید اللہ

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔

(۶۰) جواب درست ہے۔

عبدالرحمٰن

نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

(۶۱) جواب درست ہے

حامد میاں

مہتمم جامعہ مدینہ کریم پارک لاہور

(۶۲) جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے

ظہور الحق

استاد جامعہ مدینہ لاہور۔

(۶۳) جواب درست ہے

عبدالحمید

استاد جامعہ مدینہ۔ لاہور

(۶۴) جواب درست ہے

نذیر احمد

استاد جامعہ مدینہ لاہور

(۶۵) جواب صحیح ہے

احقر محمد کریم اللہ

استاد جامعہ مدینہ لاہور

(۶۶) جواب بالکل حق ہے

احقر عبید اللہ انور

انجمن خدام الدین لاہور

(۶۷) جواب درست ہے

محمد اجمل خان

خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ

و صدر تنظیم اہلسنت لاہور

(۶۸) جواب درست ہے

گلزار احمد مظاہری

جامعہ علوم اسلامیہ لاہور

۲۹ / ۱۲ / ۱۳۸۵ھ

(۶۹) جواب بالکل حق ہے۔

سید احمد شاہ بخاری

صدر المدرسین مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ سرگودھا

(۷۰) جواب بالکل صحیح ہے ار حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

(علامہ) خالد محمود

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ

حالوارد چنیوٹ

۲۵/ شعبان

(۷۱) جواب بالکل درست ہے

محمود عفا اللہ عنہ

مفتی و صدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان و سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

(۷۲) جواب درست ہے

احقر مفتی محمد شفیع

مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبرا سرگودھا

(۷۳) جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔

محمد امیر کان اللہ لہ

مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

(۷۴) جواب بلاشک و شبہ درست ہے۔

احقر الثقلین محمد حسین صین عن الشین

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی

نزیل مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ من مضافات سرگودھا

(۷۵) بلاشبہ جواب درست ہے

محمد امین

صدر المدرسین دار العلوم تعلیم الاسلام

اٹزانزد قائد آباد

(۷۶) جواب بالکل حق ہے

احقر الانام حمید اللہ

(۷۷) جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔

امین الحق

خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

(۷۸) مفتی سید سیاح الدین کاکاخیل کی تصدیق اور فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی رفع الی السماء بجسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اسلئے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح (علیہ السلام) کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدھم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔

احقر سید سیاح الدین
کاکاخیل، ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ

(۷۹) جواب درست ہے۔
خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ میانوالی

(۸۰) جواب صحیح ہے
محمد امیر الدین
مبلغ اسلام حویلی لکھا ضلع منٹگمری (ساہیوال)

(۸۱) جواب درست ہے۔
عبدالحمید لدھیانوی
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۲) جواب درست ہے۔
عبدالرحمٰن جامی
خطیب محمدی جامع مسجد
گوجرانوالہ' ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۳) جواب درست ہے
قاری نذیر احمد
مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس
رحیم یار خان

(۸۴) جواب درست ہے
احقر عبدالقدیر
خطیب جامع مسجد زراعتی فارم منٹگمری

(۸۵) جواب درست ہے
احقر (قاری) محمد یوسف
شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

(۸۶) جواب درست ہے

عبدالواسع لدھیانوی
فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، ضلع سورت انڈیا
ناظم نشرو اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ
گوجرانوالہ، ۵ / ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۸۷) جواب درست ہے

عبدالصمد
شورکوٹ، ضلع جھنگ

(۸۸) تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

محمد چراغ
مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

(۸۹) جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔

مجاہد الحسینی
سابق مدیر روزنامہ آزاد و نوائے پاکستان لاہور

(۹۰) فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین
شاہ پوری ۔ سرگودھا۔ ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

(۹۱) مولانا محمد عبداللہ صاحب مفتی اعظم جامعہ خیر المدارس ملتان کا

فتویٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و بعد۔

فان مسئلہ حیاۃ سیدنا عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام و رفعہ بجسدہ الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیہا الامۃ المحمدیہ و انکرہا الملاحدۃ؛ فانا نئو من بہا و نتبرا من منکریہا و نحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام۔

حیات عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لیجانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اسکے انکار کرنیوالے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جزی اللہ مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیہ فی اشاعۃ ہذہ المسئلہ و تقبل عملہ فی رد الملاحدۃ القادیانیین۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرماویں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کیلئے انکی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین)

فالمجیب مصیب والجواب صحیح

جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

واللہ اعلم و علمہ اتم

محتاج بندہ (مفتی) عبداللہ

(۹۲) جواب درست ہے

بندہ عبدالستار

مفتی جامعہ خیرالمدارس ملتان

(۹۳) جواب درست ہے

محمد علی جالندھری

امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

(۹۴) مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب فیصل آباد کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے۔ حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے۔ اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہ تحقیق ہے۔

وانا العبد الفقیر

عبداللہ

(۹۴) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

محمد امین خطیب شہری مسجد

ماڈل ٹاؤن بی۔ لائلپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

(۹۵) جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکنا ہی رہ جاتا ہے۔

خاکسار اسلاف

عبدالرحیم جالندھری

ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس

وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

(۹۶) جواب درست ہے۔

غلام محمد

صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس

ملتان

(۹۷) جواب صحیح ہے۔

فضل محمد

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

(۹۸) جواب درست ہے۔

احقر لال حسین اختر

صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت

ملتان

(۹۹) شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب
مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کا

فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء مع الجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر۔ کتاب اللہ ' احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے' اس لئے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لاشئی

غلام اللہ

خطیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی

(۱۰۰) جواب صحیح ہے۔

عبدالشکور

مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

(۱۰۱) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

عبدالمنان

خطیب جامع مسجد صدر

و مہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ

محلّہ ورکشاپی' راولپنڈی

(۱۰۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان مسئلہ حیاۃ عیسی بن مریم علیهما السلام و رفعه الی السماء ثم نزوله الی الارض مسئلہ اجماعیہ وعقیدۃ ضروریہ فی الاسلام لا یمکن لاحد ان یکون مومنا من غیر ان یعتقد بحیاۃ عیسی علیہ السلام و رفعه الی السماء حیا۔ فمن انکر هذه العقیدۃ الاجتماعیہ التی هی من ضروریات الدین فقد خلع ربقہ الاسلام من عنقہ و صار مرتدا کافرا بلاشک وارتیاب فالجواب من المجیب المحترم حق و صواب۔

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کیلئے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔ پس جس نے اس اجماعی مسئلہ کا انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلاشک و شبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

وانا العبد الحقیر

محمد مالک کاندھلوی

خادم الحدیث بدار العلوم الجامعۃ الاشرفیہ لاہور۔

(۱۰۳) جواب درست ہے۔

محمد رسول خان

جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن۔ فیصل آباد

(۱۰۴) جواب درست ہے۔

خطیب جمال مسجد

مصری شاہ لاہور۔ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

(۱۰۵) جواب درست ہے' اس لئے کہ آیت ما صلبوہ الخ سالبہ کلیہ ہے۔ (۷۵) اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔

محمد

صدر المدرسین جامعہ عربیہ رحیمیہ

نیلا گنبد' لاہور

(۱۰۶) حضرت مولانا محمد الیاس خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور کا

فتویٰ

بعد الحمد والصلوۃ علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے' بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔

محمد الیاس

(۱۰۷) جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین)

حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی' ۲۰ رجب ۸۵ ۱۳ھ

(۱۰۸) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن
مہتمم جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور کا

فتویٰ

اقول بتوفیق اللہ و حسن توفیقہ عقیدہ حیاۃ المسیح علیہ السلام و نزولہ قرب القیامۃ مجمع علیہا عند جمہور المسلمین و ثابتۃ بالنصوص القطعیۃ ومنکر ھا کافر و مرتد بلا شبہہ والدلائل مبسوطۃ فی الکتب۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلاشک و شبہ کافر اور مرتد ہے' اور عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل ساتھ بیان کر دیئے گئے۔

کتبہ

حبیب الر

۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ

(۱۰۹) جواب درست ہے۔

نذیر احمد

خطیب جامع مسجد بازار۔ لاہور

(۱۱۰) جواب درست ہے۔

غلام غوث ہزاروی

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان' لاہور۔

(۱۱۱) جواب درست ہے۔

عبدالعلی دیو بندی

(۱۱۲) جواب درست ہے۔

قاضی احسان احمد (شجاع آبادی)

امام شاہی مسجد شجاع آباد' ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

(۱۱۳) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب اسلام پوری

مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور کا

فتویٰ

قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی خفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کا جسمانی و

روحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ' ملحد' کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کئے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

حافظ عبدالرشید

شیش محل روڈ۔ لاہور' ۲۸ / ۸ / ۱۹۶۵ء

(۱۱۴) جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔

محمد اسحاق

مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام' لاہور۔ ۲۸ / ۸ / ۱۹۶۵ء

(۱۱۵) حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب
مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کا

فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور انکا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں انکا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے۔ اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں' جن صریح و متواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے انکی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سعید الرحمٰن

کشمیر روڈ' راولپنڈی

(۱۱۶) تمام جوابات درست ہیں

ابو احمد عبداللہ لدھیانوی

۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۱۱۷) مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔

احقر عبداللہ

مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

(۱۱۸) مولانا فاروق احمد صاحب سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاولپور و سابق مفتی دارالعلوم دیو بند انڈیا کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب و شک ان اکثر عقائدہ مخالفہ لعقائد الاسلام موجبہ لکفرہ منھا عقیدۃ وفاۃ عیسی علیہ السلام و اصاب من افتی بکفرہ

جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک و شبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے۔ جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

فاروق احمد

(۱۱۹) جواب درست ہے۔

الفقر الی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد

جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

(۱۲۰) جواب صحیح ہے۔

غلام مصطفیٰ

بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۸۴ ۱۳ھ

(۱۲۱) مولانا مقبول احمد

شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ، ساہیوال کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض قبل قیام القیامہ ثابت بالکتاب والسنہ و علیہ اجماع الامہ فمن انکر بعد ذلک فھو کافر خارج عن الاسلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپکے نزول کا عقیدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اسکے بعد بھی جو انکار کریگا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مقبول احمد

(۱۲۲) جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے، واللہ اعلم بالصواب

فقیر محسن الدین۔ بہاولپور، ممبر قومی اسمبلی ۲۲ / ۲ / ۱۹۶۶م

(۱۲۳) جواب درست ہے۔

محمد عبداللہ کان اللہ لہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر،

(۱۲۴) جواب درست ہے

محمد عبدالعلیم

مسجد شیخ لا ری، جھنگ صدر

(۱۲۵) جواب درست دیا گیا ہے۔

محمد عبدالجلیل انصاری

خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو۔

(۱۲۶) مولانا حافظ غلام رسول صاحب
صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

فتویٰ

جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ و ضروریات دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔

کتبہ العبد الضعیف

حافظ غلام رسول۔ سرگودھا

(۱۲۷) جواب بالکل حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔

عبدہ محمد یوسف الحسینی

امیر جمعیت علماء اسلام و خطیب جامع مسجد فیصل آباد

(۱۲۸) جواب درست ہے۔

محمد رمضان علوی

خطیب مرکزی جامع مسجد محلّہ گلشن آباد، راولپنڈی

(۱۲۹) جواب درست ہے۔

عبدالواحد

خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

(۱۳۰) جواب درست ہے۔

مطیع الرسول

خطیب مدنی مسجد گئی۔ ضلع لائل پور

(۱۳۱) جواب درست ہے۔

محمد رمضان

امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

(۱۳۲) یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افقر الی اللہ رشید احمد

ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

(۱۳۳) جواب دینے والا حق کو پہنچتا ہے۔

حررہ ناچیز عبداللطیف غفرلہ جہلمی

ناظم جمعیت علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب

۱۱/ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۱۳۴) جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے

احقر فضل احمد

مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۴ اگست

(۱۳۵) مولانا مولا بخش صاحب خطیب جامع مسجد جھاوریاں کا

فتویٰ

جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر ملحد و زندیق ہے۔

فقط حررہ العبد الضعیف

مولیٰ بخش، جھاوریاں۔ سرگودھا۔

(۱۳۶) نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔

بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی

خطیب جامع مسجد کالونی، فیصل آباد

۲/۳/۱۳۸۵ھ

(۱۳۷) مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ بدیع العلوم کبیر والا کا

فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن' احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے' چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔

فقط

محمد شفیع

مہتمم مدرسہ بدیع العلوم۔ کبیر والا

(۱۳۸) جواب بالکل حق ہے۔

سید حبیب اللہ شاہ بنوری

معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

یکم اپریل ۱۹۶۵ء

(۱۳۹) جواب صحیح ہے۔

سید عنایت اللہ شاہ بخاری

صدر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان

گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

(۱۴۰) جواب صحیح ہے۔

محمد حیات عفا اللہ عنہ۔ فاتح قادیان

(۱۴۱) یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا سچ کے پیچھے مگر بھٹکنا۔

انا الافقر الی اللہ
محمد عبداللہ درخواستی غفرلہ
۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

(۱۴۲) جواب صحیح ہے۔
ابو الزاہد محمد اشرف ہمدانی
مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
فیصل آباد ۲۷ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

(۱۴۳) جواب درست ہے۔
عبدالحمید سواتی
خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

(۱۴۴) جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔
محمد امیر
مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی
یکم شعبان ۱۳۸۶ھ

(۱۴۵) جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔
حبیب اللہ الفاروقی
سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

(۱۴۶) جواب صحیح ہے۔

محمد علی الصدیقی کان اللہ لہ

صدر المدرسین دار العلوم الشہابیہ' سیالکوٹ

(۱۴۷) مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

احقر سلیمان احمد

مہتمم مدرسہ اظہار الحق ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۱۴۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

قاضی عصمت اللہ

جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

(۱۴۹) جواب صحیح ہے۔

ولی اللہ

انی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

(۱۵۰) جواب صحیح ہے۔

سید نور الحسن شاہ بخاری

خادم تنظیم اہل سنت پاکستان

ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

(۱۵۱) جواب صحیح ہے۔

محمد عبدالخالق

سابق مدرس دارالعلوم دیو بند

شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ۔ ملتان

(۱۵۲) جواب صحیح ہے۔

عبدالمجید

مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ

(۱۵۳) جواب بالکل صحیح ہے۔

نظام الدین شاہ

نائب مہتمم دارالعلوم عید گاہ کبیروالہ

(۱۵۴) جواب درست ہے۔

ظہور الحق

دارالعلوم عید گاہ کبیر والہ

(۱۵۵) مولانا گل محمد توحیدی
ناظم تعلیمات دارالعلوم رحمانیہ گوجرانوالہ کا

فتویٰ

حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہر من الشمس ہے اس لئے اس کا انکار کرنے والا قرآن و سنت کا انکار کرنے والا ہے اس لئے وہ کافر اور منکر قرآن و سنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی
گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

(۱۵۶) جواب صحیح ہے۔
محمد شریف بہاولپوری
مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

(۱۵۷) جواب صحیح ہے۔
محمد فیروز خان
مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ۔ سیالکوٹ

(۱۵۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔
فاضل حبیب اللہ رشیدی
مدیر جامعہ رشیدیہ۔ ساہیوال

(۱۵۹) جواب صحیح ہے۔

فقیر محمد عبدالمالک

(۱۶۰) تمام جوابات صحیح ہیں۔

عبداللہ رائے پوری

مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

(۱۶۱) جواب صحیح ہے۔

محمد عبدالستار تونسوی

صدر تنظیم اہل سنت والجماعت، ملتان

(۱۶۲) مولانا بشیر احمد نقشبندی خطیب جامع مسجد پسرور کا فتویٰ

هذا حق والحق احق ان يفندى به والمنكر كافر لا شك فى ارتداده والمرتد اشد مقتا من الكافر

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

بشیر احمد نقشبندی قادری

امیر جمعیت علماء اسلام پسرور

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

(۱۶۳) جواب صحیح ہے۔

محمد امین

مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

(۱۶۴) مولانا محمد ابراہیم کیمبل پوری کا

فتویٰ

حیات عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے (ماسوا چند فلاسفہ وملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے:

نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء ...... حق (۷۶)

"کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

فقط محمد ابراہیم کیمبل پوری

(۱۶۵) علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں

محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان

و مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

(۱۶۶) جواب صحیح ہے۔

میاں نذیر احمد ایم۔ اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ)

نائب صدر پاک بوائے آر فرینڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)
کنوینر نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ
مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ' چراغدین روڈ مزنگ لاہور۔

(۱۶۷) فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے متقدمین اور جمہور علماء کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔

پیر محمد عبدالمجید۔ لال شریف۔
حالوارد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی
۱۸ فروری ۱۹۶۸ء

(۱۶۸) مولانا مفتی نذیر حسین صاحب
قاضی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر کا

فتویٰ

ذلک صواب بلا ارتیاب من شک اوانکر فی نزول عیسی علیہ السلام عند قرب الساعۃ فقد کفر وارتد عن الاسلام

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

واللہ اعلم و علمہ اتم واحکم
حررہ مفتی نذیر حسین

(۱۶۹) جواب صحیح ہے۔

احقر محمد عبداللہ لدھیانوی

خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵

و سابق ناظم نشرواشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت

۱۳۸۹/۱/۳۰ھ

(۱۷۰) جواب صحیح ہے۔

نور الحق قریشی

ایم۔ اے۔ ایل ' ایل ' بی ایڈووکیٹ

ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان

۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

(۱۷۱) جواب صحیح ہے۔

عبدالرحیم

ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ

شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ

(۱۷۲) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

ابو الکلیم محمد خادم حسین شاہ

چورہ شریف ضلع کیمبل پور (اٹک)

(۱۷۳) جواب بالکل درست ہے۔

فقیر لاشئی محمد جان عثمانی

آستانہ سراج الاولیاء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹ء

(۱۷۴) جواب صحیح ہے۔

احقر خدا بخش غفرلہ ننگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ

(۱۷۵) جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عنداللہ ماجور ہے

احقر العباد فقیر خورشید احمد

خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ محمود العلوم

عبدالحکیم ۳/۶/۱۹۷۱ء

جواب صحیح ہے۔

(۱۷۶) محمد عبد ... غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام

جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔

ناچیز غلام حیدر

خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

(۱۷۸) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

محمد امین، خطیب جامع مسجد جڑانوالہ

(۱۷۹) جواب صحیح ہے۔

محمد صدیق ولی اللھی

خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۴/ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ - ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء

(۱۸۰) جواب بالکل حق ہے۔

قاری محمد امین

خطیب جامع مسجد عید گاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ

(۱۸۱) جواب صحیح ہے۔

عبدالعزیز

خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ

سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰ء

(۱۸۲) محقق زماں حضرت مولانا محمد نافع فاضل دارالعلوم دیوبند جامعہ محمدی جھنگ روڈ چنیوٹ کا

فتویٰ

لہ الحمد و علیہ الصلوۃ و السلام

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد عنصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟؟

جواباً تحریر ہے کہ :۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلقہ ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔

جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھالیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے

قریب آسمان سے نازل ہونگے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراط الساعہ اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپؑ اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہونگے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیئے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" اور دوسری کا نام "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسی علیہ السلام" ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ اسلام کی آسمانی حیات اور ان کے قبل القیامہ نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "نظرۃ عابرۃ" کے نام سے مرتب کر کے کتاب و سنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیئے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔

مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ اسلام اور نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

محمدی شریف۔ ضلع جھنگ۔ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

(۱۸۳) مولانا غلام رسول صاحب
خطیب جامع مسجد لالیاں ضلع جھنگ کا

فتویٰ

حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السیوطی در منثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:۔

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسیٰ لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیامہ (۷۷) "کہ عیسیٰ (علیہ السلام) بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔"

قاضی ابو بکر حصاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی (الخ) (۷۸) اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا' مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام برحق اور منکر حیات مسیح (موعود) دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عند الشرع بقول علامہ شامہ کافر ہے' بندہ کا یہی عقیدہ ہے' صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے' دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ (۷۹) اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضیخان'

(۱۸۵) مولانا محمد ابراہیم صاحب متخصص شعبہ رد قادیانیت

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کا

فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

۱--- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ (۸۰) "اس کو قتل نہیں کیا بیشک' بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔"

اس آیت میں "قتلوہ" اور "رفعہ" کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں' نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: "بل اماتہ اللہ کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے۔ کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ... مادمت فیھم (۸۱) "میں نے کچھ نہیں کہا انکو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا' پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔

ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ مادمت حیا۔ کہ میں نے کچھ نہیں کہا انکو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔

اور متقدین میں سے محمد بن اسعد (رحمتہ اللہ علیہ) فتوی ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے در منثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں در منثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔

لہٰذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیحؑ سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لئے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔

ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہٰذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر

غلام رسول

لالیاں ۳ فروری ۱۹۷۲ء

---

(۱۸۴) جواب صحیح ہے۔

محمد ایوب نجدی

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو مستلزم نہیں ہے۔ تو ثابت ہوگیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا۔(۸۲) "کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہونگے۔

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنیوالا ہو سکتا ہے' تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہوگیا اور آپکی حیات ثابت ہو گئی۔

ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ان المسیح بن مریم یمکث فی الارض بعد نزولہ من السماء اربعین سنہ و یتزوج ویولد لہ۔(۸۳) "کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور انکے بچے بھی ہونگے"۔

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معہود کے زمانہ میں نازل ہونگے' اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور مالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد

محمد ابراہیم

خادم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

"ينزل عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوج' ويولد له' ديمكثخمساد اربعين سنه'ثم يموت فيدفن هى فى قبرى'فاقوم اناز عيسى ابن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر وعمر-" (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۰)

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپ کے بچے بھی پیدا ہونگے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہونگے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔ بروایت مشکا ۃ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص:۲۴۰' (مترجم)

(۱۸۶) مولانا حافظ عبد القادر روپڑی

مہتمم جامعہ اہلحدیث لاہور کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوهاب۔
الاجوبه كلها صحيحه۔
ولاشک فی ان حیاۃ مسیح ابن مریم علیهما السلام ثابته بالکتاب والسنه کما قال اللہ تعالی:

الجواب بعون الوہاب
تمام جوابات صحیح ہیں۔
اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

"وان من اھل الکتاب الا لیئو منن بہ قبل موتہ و یوم القیامہ یکون علیھم شھیدا" (۸۴)

"اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہو گا ان پر گواہ۔"

و قال صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم فی تفسیر ھذہ الایہ:
والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا۔ (۸۵)

اور صادق و مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:
"کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہونگے تم میں ابن مریم (علیھما اسلام) عادل حاکم بن کر۔

وقال صلی اللہ علیہ وسلم:

ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لیھلن عیسی ابن مریم بفج الروحاء بالحج او العمرۃ اویثنینھما جمیعا۔ (۸۶)

"ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیھما السلام) فج روحا سے حج یا عمر یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔"

فمن انکر من ھذہ العقیدۃ الثابتہ بالکتاب والسنہ واجماع الامہ فھو کافر بلاریب و مرتد کائنا من کان۔

پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلاشک و شبہ کافر و مرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

ومن شک فی کفر القادیانی و کفر اتباعہ فھو ایضا کافر

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

حررہ

حافظ عبدالقادر روپڑی

(۱۸۷) جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔

العبد المفتقر الی اللہ محمد شریف اللہ

صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۱۸۸) یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔

محمد یعقوب قریشی

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۱۸۹) جواب درست ہے

بنیامین

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۲۰۰) جواب درست ہے۔

ابو حفص العثمانی

ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۲۰۱) جواب درست ہے

عبدالرحمٰن بلتستانی

استاذ جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد

(۲۰۲) مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف

مہتمم جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کا

فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے' ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعوئے نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ توہین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لئے کافی ہیں' انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلواۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ اسلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذ نا اللہ من شرھذہ الطائفہ المارقہ عن الاسلام ودمرھا تدمیرا اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیامیٹ کر دے۔

انا عبدہ عبدالرحیم اشرف کان اللہ لہ

(۲۰۳) مولانا عبدالحق صدیقی خطیب جامع مسجد اہلحدیث ساہیوال کا

فتویٰ

مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب و سنت میں یہ مسائل مرویہ شرح و بسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

لہٰذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔

عبدالحق صدیقی۔ ساہیوال

(۲۰۴) مولانا محمد اسماعیل خطیب آف گوجرانوالہ کا

فتویٰ

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ۔

لکفر القادیانیین وجوہ منہا اہانۃ الانبیاء و سب السلف و منہا انکار ہذہ العقیدۃ التی اجمعت علیہا الامۃ المحمدیۃ اعنی عقیدۃ نزول المسیح علیہ السلام

حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ

گوجرانوالہ

(۲۰۵) مولانا محمد حسین شیخوپوری کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہونگے۔ یہی عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔

تحریر کنندہ

محمد حسین۔ شیخوپورہ

(۲۰۶) مولانا محمد صدیق صاحب

خطیب جامع مسجد اہلحدیث فیصل آباد کا

فتویٰ

الذین ینکرون الاحادیث الصحیحہ و الایات الصریحہ فانھم کافرون بالاتفاق و الاجوبہ کلھا صحیحہ

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔

محمد صدیق

(۲۰۷) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف صاحب

مدیر المکتبہ السلفیہ لاہور کا

فتویٰ

علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ شلتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں سے ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالتہ کا ایک جزو ہے' جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا' ایمان بالرسالتہ صحیح اور معتبر نہیں ہو گا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔

رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمتہ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں انکو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فھذہ تسع و عشرون حدیثا تنضم الیھا احادیث اخر ذکر فیھا نزول عیسی علیہ السلام منھا ماھو مذکور فی احادیث الدجال و منھا ماھو مذکور فی المنتظر و تنضم الیھا ایضا الاثار الواردۃ عن الصحابۃ فلھا حکم الرفع اذ لا مجال

یہ انتیس حدیثیں ہیں' ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے' ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؒ کے بارے میں آئی ہیں' ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل

للاجتهاد فی ذلک' و جمیع ما ذکرناه بالغ حد التواتر والاحادیث الواردۃ فی نزول عیسی علیہ السلام متواترۃ' نقلہ نواب صدیق حسن خان(۸ے)

کئے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں انکا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لئے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی' ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیلیں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اسی لئے چلایا' ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو مُہر نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ' بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔

واللہ الموفق للصدق والصواب

محمد عطاء اللہ حنیف۔ لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

(۲۰۸) مولانا خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب' سیال۔ سرگودھا کا

فتویٰ

الحمد للہ و کفی والصلواۃ والسلام علی خاتم الانبیاء محمد المصطفی وعلی آلہ المجتبی واصحابہ الکرماء:

امابعد

فان الفرقة الطاغية اللاغية اللمعة
اللاهية الواهية بل المرتدة
المرزائية التي تنكر الشعائر
الاسلامية والشرائع الدينية من
الجهاد في سبيل الله و ختم النبوة
على خاتم النبيين صلى الله عليه
و آله واصحابه و سلم و حياة عيسى
بن مريم على نبينا و عليهما الصلواة
والسلام و تصغير الانبياء عليهم
الصلوة و السلام و تفوقه على نبينا
لماقصده حسب تقوله على جميع
الانبياء عليهم الصلواة و السلام
واتفقت الامة قاطبة على تكفير من
تقول مثل كلماته الواهية الكفرية
الخبيثة بل اتفقت الامة المرحومة
على تكفير من لم يكفر هذه الفئة
الشنيعة۔ والله تعالى هو الهادي
الى الصراط المستقيم۔

سرکش مرزائی بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے
کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر
اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن
مریم علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی
حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام
کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو
حاصل کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر
تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ
باندھے' پوری امت نے اس جماعت جیسے
کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے
جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام
کی شان میں بکنے والے گروہ کے کفر پر
اتفاق کیا ہے بلکہ امت مرحومہ نے اس
جیسے شنیع کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو
کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی
اتفاق کیا ہے۔

وانا عبدہ
قمر الدین سیالوی
یوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

(۲۰۹) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپکے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔

احقر مفتی غلام رسول غفرلہ
دارالعلوم نعیمیہ کمپنی باغ سرگودھا

(۲۱۰) مولانا محمد عمر اچھروی صاحب لاہور کا

فتویٰ

فقیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوا ۃ السلام صحیح و ثابت و بین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی و سماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم

محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۸۵ ۱۳ھ

(۲۱۱) مولانا محمد کرم شاہ الازہری بھیرہ سرگودھا کا

فتویٰ

الحمد للہ الذی وفق عباہ العلماء لحفظ دینہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی خاتم الانبیاء الذی امر امتہ و اکدھم ان یبذلوا کل ما یحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ و علی آلہ واصحابہ و علماء ملتہ الی یوم الدین۔

اما بعد!

فقد اطلعت على ما كتب افضل العلماء في تكفير غلام احمد القادياني و ابطال هفواته الشنيعة واشنعها انكار عقيدة حياة المسيح عليه السلام واتفق مع هؤلاء الابرار اتفاقاً كاملاً وهذا هو الحق الابلج الصريح و خلافه خروج من الملة الاسلامية و فانا الله تعالى من شرور اعداء الدين و رزقنا اتباع الحق وهو الموفق۔ وهو الهادي الى سواء السبيل

میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا قبیح ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرماویں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں۔ اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

محررہ

محمد کرم شاہ

چیئرمین ہلال کمیٹی۔ بھیرہ۔ سرگودھا

(۲۱۲) مولانا سید احمد سعید کاظمی امروہوی

سابق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

من انکر حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام وانکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوۃ و السلام فقد ضل ضلالاً بعیداً و خسر خسراناً مبیناً فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ مما ثبت بالکتاب والسنۃ و اتفق علیہ جماھیر الامۃ من السلف والخلف فما ذا بعد الحق الا الضلال۔ نسال اللہ تعالی السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال۔

جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپکے اپنے جسد عنصری اور روح کیساتھ آسمان کیطرف رفع کا انکار کرے وہ بھٹک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کیطرف آپکا رفع پھر قیامت سے قریب آپکا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم واحکم۔

وانا الفقیر

السید احمد سعید الکاظمی الامروہوی غفرلہ۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

(۲۱۳) یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اسکی تصدیق کرتا ہوں
العبد محمد حسین نعیمی
ناظم الجامعہ النعیمہ لاہور

(۲۱۴) جواب صحیح ہے
العبد المفتقر الی اللہ الصمد
فیض احمد عفی عنہ
خادم دار الفتاء والتدریس
جامعہ غوثیہ۔ گولڑہ شریف
۳۔۷۔۱۹۶۵م

(۲۱۵) جواب درست ہے۔
احقر محمد خلیل
صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

واختراء ات المسيح الدجال القادياني زعيم الكفر والالحاد فی ذلک الباب مما يمجه السمع و يستقبحه العقل- و يستنكره النقل ولايعبابهفواته فی الاخبار وهذيانه فی الدين و تخليطه فی العقائد القاطعه كان راجا مستمرا- له' جزی الله المجيب لقد اصاب واجاد فی الجواب و شكر الله مساعی ناشره الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنيوتی و سائر من قاموا بنصرة الدين القويم والذب عن حوزة الاسلام و حفظ بيضه الاسلام عن شرور هولاء الزنادقه والملاحدة

یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کر کے مترادف ہے۔ کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انہیں سننے سے گھبرائیں اور عقل اسکی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اسکے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی' اور اسکی یا وہ گوئیوں کیلئے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے' قطعی دلائل میں گڑ بڑ کرنا اسکی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں انہوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے' اور اس فتویٰ کے نشر کرنیوالے استاد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جنہوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمادیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقوں اور ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔

واللہ اعلم

عبدالحق غفرلہ

اکوڑہ خٹک۔ مغربی پاکستان

علماء سرحد کے فتوے

(۲۱۶) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب
مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و
ممبر نیشنل اسمبلی آف پاکستان کا

فتویٰ

الحمد لحضرۃ الجلالہ والصلوۃ علی خاتم الرسالہ

ان عقیدۃ حیاۃ سیدنا المسیح عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام و نزولہ قبل لساعہ مما اجمعت علیہا الامہ الاسلامیہ اجماعاً قاطعاً من عھد الصحابہ الی یومنا ھذا جیلا بعد جیل و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار والنصوص فی نزول عیسی علیہ السلام و القول بوفاتہ علیہ السلام تلبیس فی القرآن و تحریف فی الاحادیث و خرق للاجماع۔

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کیلئے ہیں اور درود و سلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپکے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں' اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے بلکہ

(۲۲۱) جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

اضی انوار الدین غفرلہ

رئیس دار الافتاء دار العلوم اکوڑہ خٹک

(۲۲۲) مولانا عبد الغنی صاحب

فاضل دار العلوم دیوبند استاذ دار العلوم حقانیہ کا

فتویٰ

الجواب مما نطق به الكتاب و بلغ الاحاديث في بابه تواترا معنويا فهو من الاعتقادات الاسلاميه

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔

احقر الانام

عبد الغنی عفا اللہ عنہ

(۲۲۳) جواب درست ہے

احقر عبد الحلیم

استاد دار العلوم حقانیہ

(۲۲۴) جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

محمد شفیع اللہ

استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

(۲۲۵) جواب درست ہے۔

محمد اسحاق

ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد

۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

(۲۲۶) مولانا سمیع الحق صاحب استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من عقائد نا القاطعہ عقیدۃ حیاۃ سیدنا المسیح بن مریم کلمۃ اللہ و روحہ و نزولہ قبل یوم القیامۃ واقوال الشقی غلام احمد القادیانی (ماولدت الام الھندیۃ اشئم منہ) و تلبیسات بعض المستغربۃ و المتنورین فی رفع المسیح علیہ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل انکے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں سے ہے۔ مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ جنا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ

الصلوۃ و السلام و نزولہ و حیاتہ مما لا توافق الدین ولا یتحملہ الاسلام۔

السلام کی حیات رفع، پھر آپکے نزول کے متعلق جو جعلسازیاں ہیں وہ دین کیساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اسطرح کی تحریفوں کو برداشت کر سکتا ہے۔

جزی اللہ ناشر الکتاب و مولفھا، اوید الجواب منشدا بابیات الامام محمد انور الشاہ الکشمیری علیہ رحمہ اللہ فی (کتابہ) عقیدۃ الاسلام(۸۸)۔

اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مولف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔

(۱)صدع الصدیع و صیحہ بالوادی
لمن اھتدی من حاضر او بادی

اعلان کرنیوالے نے زوردار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔
ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۲)بالکادیانی ذلک الاخر الذی
امسی زعیم الکفر والالحاد

خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا ہے۔
جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔

(۳)ابان عن کفر ینوء بعصبہ(۸۹)
و یبوء بالاغلال والاصفاد

اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت
پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور طوقوں کے ساتھ

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔

سمیع الحق

چیف ایڈیٹر ماہنامہ "الحق"

۱۳/ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۲۷) جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔

احقر خلیل الرحمٰن

مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

(۲۲۸) جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین

خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم

و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

(۲۲۹) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

غلام حسین

صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ۔

(۲۳۰) جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

قاضی محمد اسرائیل

صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالاکوٹ ہزارہ

(۲۳۱) جواب درست ہے۔

محمد عبداللہ خالد

خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

(۲۳۲) جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

عبدالحیٔ

امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ۔ ہزارہ

(۲۳۳) جواب بالکل حق ہے۔

محمد نعمان

مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۲۳۴) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کا فتویٰ

حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض عند قرب الساعۃ ثابت بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ کما فی شرح العقیدہ و روح المعانی، فمن انکر فھو مکذب للہ والرسولہ، و مرتد خارج عن الاسلام۔ ھذا ھو الصواب الذی لم یخالفہ احد من المسلمین من عھد النبوۃ الی یومنا ھذا

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپکا رفع قیامت کے قریب آپکا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کریگا وہ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کرنیوالا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس

عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔

عبدالصمد

شمس الحق افغانی

(۲۳۵) جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

مفتی محمد عبدالقیوم ۔ پشاور

(۲۳۶) جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

فضل الرحمٰن

سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور۔ فاضل دیو بند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۳۷) جواب بالکل حق ہے۔

عبداللطیف

مفتی دارالعلوم ۔ سرحد

(۲۳۸) جواب بالکل حق ہے۔

عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ

امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

(۲۳۹) جواب صحیح ہے۔

پیر مبارک شاہ

فاضل دیو بند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

(۲۴۰) یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے

زین العابدین

سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

(۲۴۱) جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہو گا۔

فضل اللہ

صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ

۴/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

(۲۴۳) مولانا محمد یوسف صاحب

مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کا

فتویٰ

ما اجاب به المجیب فهو حق و صواب، وما خالف منه فهو باطل صریح، والنصوص فی هذه المسئلة مذکورة فی القرآن و السنة و فصلها علماء الشریعة فی کتبهم و دواوینهم،

و مسئلة حیاة سیدنا عیسی علیه

مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے، باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب وضاحت کی ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور

السلام و رفعه الی السماء بجسده العنصری من المسائل المتواترة فی الشریعه فما کان حکمها فی الشریعه فهو حکم هذه المسئله

اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لیجانا شریعت کے متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔

واللہ اعلم

محمد یوسف کان اللہ لہ ۹ / ذی العقدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۴۴) جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔

ننگ اسلام بادشاہ گل بخاری
مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک
۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

(۲۴۵) جواب درست ہے۔

عبدالکریم غفرلہ
مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

(۲۴۶) جواب صحیح ہے۔

غلام رسول عفا اللہ عنہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان

(۲۴۷) جواب صحیح ہے۔

محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ڈیرہ قبرستانی مسجد

(۲۴۸) جواب صحیح ہے۔

عبدالرؤف

خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ

(۲۴۹) جواب صحیح ہے۔

محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

و خطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان۔

(۲۵۰) جواب صحیح ہے۔

سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طورو ضلع مردان

(۲۵۱) جواب صحیح ہے۔

محمد ایوب جان بنوری

پشاور

(۲۵۲) جواب صحیح ہے۔

احقر۔ اسلام الدین

ناظم دارالعلوم تورڈھیر صوابی۔ ضلع مردان

(۲۵۳) شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر صاحب

مہتمم دار القرآن پنج پیر ضلع مردان کا

فتویٰ

سئلت عن نزول عیسی علیہ السلام قرب القیامہ

مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔

فاقول ! نزول عیسی علیہ السلام من موجبات الدین و من الامور التی دل علیھا القرآن والاحادیث الصحیحہ و علی ھذہ العقید ة کان مشائخنا الذین کانوا من اعلام الدین مثل شیخ المشائخ مولانا حسین علی والعلامہ مولانا عبید اللہ السندھی و ما ینکر نزولہ علیہ السلام قرب القیامہ و اتیانہ من السماء الا الجاھلون بالکتاب والسنہ عصمنا اللہ سبحانہ من ھذہ العقیدہ

تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبید اللہ سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔

نوٹ: اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبداللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو

شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں "الہام الرحمٰن میں جو قول مولانا عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور املاء والے کا خودساختہ قول ہے' بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے' البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکیہ بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے' اور مولانا کا خود نوشتہ رسالہ "عبیدیہ" بھی الہام الرحمٰن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔

احقر محمد طاہر

دارالقرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان

۲۲ / ربیع الاول

علماء سندھ کے فتوے

(۲۵۳) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری صاحب

مدیر المدرسۃ العربیہ الاسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصبح امر نزول سیدنا عیسی ابن مریم من السماء عقیدۃ مقطوعۃ بین الامۃ المحمدیۃ بنص التنزیل العزیز ثم بضم الاحادیث المتواترۃ و اجماع الامۃ اصبحت دلالۃ القرآن قطعیۃ علی النزول فالانکار والتردد والتاویل علی ذلک موجب للکفر والالحاد' فکما ان قیام الساعۃ امر مقطوع فکذلک الاشراط المقطوعۃ فینھا الایمان بھا واجب و بالجملۃ قد اتفقت الامۃ المحمدیۃ سلفا و خلفا علی عقیدۃ النزول والایمان

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک نص قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں' جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی پکی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملہ امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق

بها واجب والانکار عنها کفر والتاویل فی ضروریات الدین غیر مسموح' بل یرادف الکفر کما صرح بہ علماء الامہ المحققون فی کل عصر	چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جا سکتی' بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اسکی وضاحت کی ہے۔

واللہ یھدی الی الحق

کتبہ

محمد یوسف البنوری

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

(۲۵۴) جواب درست ہے

ولی حسن ٹونکی

رئیس دارالافتاء' مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

(۲۵۵) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

فضل محمد

مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

(۲۵۶) جواب درست ہے۔

محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(۲۵۷) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔

عبدالجلیل

مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

(۲۵۸) جواب درست ہے۔

محمد بدیع الزمان

استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔

(۲۵۹) جواب درست ہے۔

مصباح اللہ شاہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی۔

(۲۶۰) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کراچی کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصاب المجیب العلام فللہ درہ حیث اوضح الحق ولم یتوک للمنکرین والمنوولین حجہ کیف وان حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و نزولہ فی آخر الزمان من

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ انکی اس قابل قدر محنت کو قبول فرمادیں انہوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنیوالے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں

ضروریات الدین الثابتہ بنص الکتاب والسنۃ المتواترہ کما اوضحتہ فی کتابی التصریح بما تواتر فی نزول المسیح۔(۱)

و معلوم عنہ الکل ان انکار شئی من ضروریات الدین او تاویلیہ خلاف ماثبت بالتواتر کفر بواح۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

کیلئے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آپکا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔

محمد شفیع

دارالعلوم۔ کراچی

ا ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۲۶۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوری

استاذ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔ حیدر آباد (سندھ) کا

فتویٰ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) انکا نزول قرآن مجید' احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے' جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنہ کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

العبد الاحقر عبدالرحمٰن

(۲۶۲) مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی کراچی کا

فتویٰ

بعد الحمد والصلوۃ ان کفر مسیلمہ البنجاب متفق علیہ بین العلماء واولی الالباب و حیاۃ سیدنا عیسی بن مریم علیہما السلام فی السماء مجمع علیہا بین الامہ لا خلاف فیہ لاحد من الائمہ و کذا نزولہ علیہ السلام فی آخر الزمان ثابت

حمد و صلوۃ کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے' اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا' ایسے ہی آخر زمانہ میں

بالکتاب و السنہ و اجماع الامہ' من انکرہ فقد کفر و یعذ بہ اللہ العذاب الاکبر۔ وانا العبد المفتقر الی رحمہ ربہ الصمد

آپکا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجمع سے ثابت ہے' جو بھی اس عقیدہ کا انکار کریگا وہ کافر ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دینگے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ

ظفر احمد عثمانی تھانوی

۲۷ / ذی العقدہ ۱۳۹۵ھ

(۲۶۳) جواب درست ہے۔

نور محمد غفرلہ

مہتمم مدرسہ شمسیہ۔ سجاول۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

(۲۶۴) مولانا مفتی وجیہ صاحب رئیس دارالافتاء دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار حیدر آباد کا

فتویٰ

الجواب موافق لاجماع الامہ والسنہ والکتاب ان مسیلمہ الفنجاب ملحد کافر بلا ارتیاب انہ قد اختلق فی الدین فریہ و انکر ما اخبر بہ خیر البریہ فحکمہ حکم المرتدین بلا خلاف بین

جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمۂ پنجاب دجال بلاشک و شبہ ملحد اور کافر ہے اسلئے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں گھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اسکا انکار

المسلمین

کردیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک ان کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔

العبد الاحقر

محمد وجیہہ غفرلہ

(۲۶۵) جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔

احتشام الحق تھانوی

مہتمم دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار

(۲۶۶) مولانا محمد عبد الرشید نعمانی رفیق مجلس علمی کراچی کا

فتویٰ

حامدا و مصلیا و بعد!

فلا شک فی ان متنبی قادیان المیرزا غلام احمد و من آمن بہ کلھم خارجون عن الاسلام کفار مرتدون حکمھم کحکم مسیلمۃ الکذاب و من تبعہ۔

و حیاۃ عیسی علیہ السلام و نزولہ فی آخر الزمان مما اتفق علیہ الامۃ و شھد علیہ التنزیل و جاءت بہ الاحادیث فمن انکر فقد کفر

حمد و درود کے بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اسکے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ انکا حکم مسیلمہ کذاب اور اسکے متبعین جیسا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپکے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اسکے ثبوت میں بہت سی احادیث

موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کریگا وہ

کافر ہے۔

کتبہ الفقیر الیہ تعالی

محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ

(۲۶۷) جواب صحیح ہے۔

تاج الدین بسمل نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڈعیدن

۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

(۲۶۸) مولانا امداد اللہ صاحب مفتی

جامعہ دارالھدیٰ ٹھیڑی خیرپور کا

فتویٰ

والحق ان الفرقہ المعروفہ بمرزائی منکرون للاجماع الثابت بالقرآن والحدیث علی المسئلتین احداھما نزول عیسی علیہ الصلوۃ و السلام واخریھما العقیدۃ بختم النبوۃ علی سیدنا خیر الرسل

صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔

والبشر محمد صلى الله عليه وسلم

فلهذا هم کافرون بالبداهه لا خفاء فی کفرهم۔ | فلہذا۔ یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لئے یہ کھلے کافر ہیں انکے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔

احقر العباد

امداد اللہ مفتی دار الہدیٰ ٹھیڑی

۲/ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

(۲۶۹) اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔

العبد الفقیر الی اللہ

ابو اسد اللہ محمد امین

مدرس جامعہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی

حبیب آباد

(۲۷۰) جواب درست ہے۔

ابو محمد سلطان احمد میانوالی

مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دار السلام کراچی نمبرا۔

۲۴ / ۳ / ۱۹۶۵ء

(۲۷۱) جواب صحیح ہے۔

عزیز احمد مدرس دار الہدیٰ ٹھیڑی

(۲۷۲) جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

فضل اللہ

مہتمم جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی

(۲۷۳) جواب بالکل حق ہے۔
احقر عبدالکریم
مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۳۸۹/۵/۱۲ھ

(۲۷۴) مولانا نور محمد

مہتمم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول کا

فتویٰ

عقیدۃ حیاۃ عیسی علیہ و علی نبینا (افضل) الصلوۃ و السلام ثابتہ بالنصوص الصریحۃ وبالاجماع فالمنکر کافر خارج عن الاسلام

حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ افضل الصلوۃ و السلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نور محمد
مہتمم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ ٹھٹھہ
۱۱/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

(۲۷۵) جواب بلاشبہ درست ہے۔
کرم الدین کان اللہ لہ
استاذ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی

(۲۷۶) جواب درست ہے۔
ابو الفضل عبدالمنان عفی عنہ
شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی۔

(۲۷۷) جواب درست ہے۔
(مولانا) ثناء اللہ
مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۷۸) جواب درست ہے
عبدالرشید ندوی
مدرس دارالحدیث رحمانیہ۔ کراچی

(۲۷۹) جواب درست ہے۔
عبدالرشید عبید الرحمٰن فاروقی
استاذ التجوید والقراءات دارالحدیث رحمانیہ۔

(۲۸۰) جواب درست ہے
محمد عقیل۔ استاد کتب دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۸۱) جواب درست ہے۔
حاکم علی کان اللہ لہ
سابق شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ کراچی۔

(۲۸۲) جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔
احقر آفتاب احمد

(۲۸۳) جواب درست ہے۔
محمد جمشید عالم

(۲۸۵) مولانا محمد عبدالحامد البدایونی صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان کا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم و خاتم النبیین علیہ الصلوۃ و السلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔

لکن رسول اللہ و خاتم النبیین(۱) "لیکن (محمد ﷺ) اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں' قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوہ یقینا ○ بل رفعہ اللہ الیہ۔(۲) "اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف"

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

فقیر۔ محمد عبدالحامد القادری البدایونی

۲۱۴۔ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی۔ ۵

(۲۸۶) جواب درست ہے۔

مفتی غلام صابری

خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی۔ ۲۷

(۲۸۷) جواب درست ہے۔

فقیر۔ سید محمد عبداللہ قادری

صدر انجمن امانت الاسلام۔ و رکن جمعیت علماء پاکستان

کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۸۴ ۱۳ھ

(۲۸۹) جواب درست ہے۔

(مولانا) سیف الرحمٰن القادری

پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

(۲۹۰) جواب صحیح ہے۔

محمد انور۔ مسجد باب السلام آرام باغ کراچی۔

(۲۹۱) علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔

مولوی سیف الرحمن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دار العلوم مظہریہ آرام باغ کراچی۔

حواشی

۱۔ سورۃ آل عمران: ۵۵

۲۔ سورۃ السجدہ: ۱۱

۳۔ سورۃ الانفال: ۵۰

۴۔ تفسیر الدر المنثور ج: ۲ ص: ۳۶

۵۔ سورۃ الانعام: ۶۰

۶۔ سورۃ الزمر: ۴۲

۷۔ سورۃ النساء: ۱۵۷ اور ۱۵۸

۸۔ بخاری کتاب البیوع (باب قتل الخنزیر) و کتاب المظالم (باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر) ایضاً سنن ابن ماجہ کتاب الفتن، باب فتنہ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم، الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ۔ اس ضمن میں بہت سی احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہیں۔ (نوٹ) لا یقبل الا الاسلام "کا اضافہ صحاح ستہ کی روایات میں نہیں البتہ تفسیر ابن کثیر ج: ۱ ص ۵۷۷ پر اللہ کے قول و ان من اھل الکتاب کی تفسیر میں بطور تشریح ابن کثیر نے یہ اضافہ کیا ہے۔

۹۔ خبر واحد کا لغوی معنی وہ روایت ہے جسے ایک راوی نے نقل کیا ہو اور محدثین کی اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تواتر کی ساری شرطیں جمع نہ ہوئی ہوں (نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر ص ۲۱ "خبر" کی جمع "اخبار" اور "واحد" کی جمع "احاد" آتی ہے۔ (مترجم)

۱۰۔ صحاح ستہ، حدیث کی چھ کتابیں ہیں (۱) صحیح بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) جامع ترمذی، (۴) سنن نسائی (۵) سنن ابی داؤد، (۶) سنن ابن ماجہ اور "صحیح" محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں تمام امور سے متعلقہ احادیث جمع کر دی گئی ہوں۔

۱۱۔ سنن وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث ابواب فقہ کی ترتیب کے موافق بیان کی گئی ہوں۔

۱۲۔ "مسانید" "مسند" کی جمع ہے۔ "مسند" وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف ہجا یا تقدم و تأخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں۔ تیسیر الاصول فی حدیث الرسول ص: ۷ (مترجم)

۱۳۔ "تواتر" مصدر ہے، اس کے معنی ہیں: چیزوں کا وقفہ کے ساتھ ایک دوسرے کے پیچھے آنا بغیر انقطاع کے (المعجم الوسیط والمنجد مادہ وتر) اس سے متواتر اسم فاعل کا صیغہ ہے متواتر وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے، تیسیر الاصول ص: ۳، (مترجم)

۱۴۔ عرض ہے کہ جناب ابن عباس مالکی صاحب کا اصل جاری کردہ فتویٰ عربی میں تھا اشاعت کی غرض سے فتویٰ کی کاپی مختلف اداروں کو بھیجی جاتی رہی دریں اثناء ریکارڈ سے دو دن کی مسلسل تلاش کے باوجود اصل عبارت نہ مل سکی۔ لہذا رسالہ المنیر شمارہ نمبر ۵، جلد ۱۲۔ ۷ نومبر ۱۹۹۶ء میں چھپنے والے اس فتویٰ کے اردو ترجمہ کو کچھ تعدیل کے ساتھ بصد شکریہ شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (مترجم)

۱۵۔ سورۃ النساء: ۱۵۷، ۱۵۸

۱۶۔ بخاری کتاب البیوع باب قتل الخنزیر و کتاب المظالم باب کسر الصلیب، وقتل الخنزیر

۱۷۔ سورۃ آل عمران: ۵۵

۱۸۔ سورۃ آل عمران: ۵۵

۱۹۔ سورۃ النحل: ۴۴

۲۰۔ سورۃ آل عمران: ۴۳

۲۱۔ سورۃ المائدۃ:۱۱۶۔۔۔۱۱۹

۲۲۔ سورۃ آل عمران:۱۸۵

۲۳۔ سورۃ المائدۃ:۱۱۹

۲۴۔ سورۃ النساء:۱۵۷

۔ محترم ابن عباس مالکی کا قول سچا ثابت ہوا۔ آج قادیانی فتنہ کے متعلق پاکستان' عرب امارات' افغانستان اور سعودی عرب کی حکومتیں کفر کا فیصلہ صادر کر چکی ہیں ایسے ہی پاکستان کی تمام عدالتوں نے ان پر ہر طرح کی پابندی لگا دی ہے اور مرزائی قانونی موت مر چکے ہیں اب جو زندہ ہیں استعماری طاقتوں کے پس خوردہ مواد کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ سوائے ان کے وارثوں کے انہیں کوئی پناہ دینے والا نہیں۔(مترجم)

۲۵۔ سورۃ النساء:۱۵۷

۲۶۔ سورۃ الاحزاب:۴۰

۲۷۔ اصل فتویٰ رابطہ عالم اسلامی کے پیڈ پر جناب حسنین محمد مخلوف نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ہے جو ۱۱ صفحوں پر مشتمل ہے۔(مترجم)

۲۸۔ براہین احمدیہ

۲۹۔ ستارہ قیصرہ ص:۳'۴'۷

۳۰۔ تبلیغ رسالت ج:۷ ص:۱۹

۳۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱

۳۲۔ خطبہ الہامیہ ص:۳۵(حاشیہ)

۳۳۔ جریدۃ "الفضل" ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء

۳۴۔ شیخ مخلوف سے تسامح ہو گیا۔ ربوہ نام تو پاکستان بننے کے بعد رکھا گیا جبکہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ۱۰ بجے لاہور میں مر گیا تھا۔ مرزا قادیانی نے قادیان کا دوسرا نام دارالامان رکھا۔ بحوالہ تبلیغ رسالت ج:۶ ص:۱۵۴(مترجم)

۳۵۔ اعجاز احمدی ص:۷

۳۶۔ آئینہ صداقت ص:۳۵ مصنفہ مرزا بشیرالدین محمود

۳۷۔ حقیقۃ الوحی ص:۷۴ نوٹ طبع مخلوف کی عبارت میں انت منی وانا منک یا قمر یا شمس درج ہے۔ بلکہ حقیقۃ الوحی میں اس کے برعکس ہے۔(مترجم)

۳۸۔ تذکرہ ص:۷۰۰

۳۹۔ انجام آتھم ص:۵۵

۴۰۔ تبلیغ رسالت۔

۴۱۔ براہین احمدیہ کی وضاحت

۴۲۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے محمد علی لاہوری' بشیرالدین محمود اور قادیانی لوگوں کے تراجم ۲۱/۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو منعقدہ علماء کنونشن میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمت میں پیش کئے اور مطالبہ کیا کہ ان تراجم کے ذریعہ قادیانی اندرون اور بیرون ملک سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لہذا انہیں فی الفور ضبط کیا جائے پھر ۷/اپریل ۱۹۸۱ء کو صدر موصوف سے بالمشافہ اس سلسلہ میں ملاقات کی۔ تو انہوں نے مطالبہ منظور کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ اس کے متعلق عملی کارروائی کی جائیگی۔ بحوالہ علماء کنونشن شائع کردہ وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان چنانچہ مورخہ ۲۷/رجب ۱۴۰۱ھ مطابق یکم جون ۱۹۸۱ء روزنامہ نوائے وقت میں مرزا بشیرالدین محمود کے ترجمہ کی ضبطی کی خبر شائع ہوئی۔ ایسے ہی ملک غلام فرید' مولوی شیر علی' محمد ظفراللہ خان اور محمد علی لاہوری کے تراجم کے ضبط کرنے کے احکامات بھی صادر ہو گئے۔ فللہ الحمد(مترجم)

۴۳۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں": مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام" ترجمہ فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح میری طرف لوٹا دیتے ہیں اور میں

اس اسلام بھیجنے والے کو جواب دیتا ہوں۔ سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب نمبر۹۶ (مترجم)

۴۴۔ جس پر شبیہ ڈالی گئی یہ منافق تھا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھی تفصیل کیلئے دیکھئے حاشیہ ۲ صفحہ ۵۰

۴۵۔ سورۃ النسا: ۱۵۷

۴۶۔ سورۃ النساء: ۱۵۷، ۱۵۸

۴۷۔ سورۃ آل عمران: ۵۵

۴۸۔ سورۃ مریم: ۳۰-۳۳

۴۹۔ تفسیر ابن کثیر ج: ۱ص ۳۶۶

۵۰۔ تفسیر ابن جریر طبری میں علامہ طبری نے روایت کی ہے۔ حدثنا ابن حمید قال حدثنا مسلمہ عن ابن اسحاق، ابن اسحاق فرماتے ہیں مجھ سے ایک نصرانی نے بیان کیا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اللہ کا پیغام انی رافعک الی آیا تو آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو جنت میں میرا ساتھی بننا چاہتا ہے تاکہ میری شبیہ اس پر ڈال دی جائے اور دشمن اسے میری جگہ قتل کر لیں۔ تو سرجس نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم میری جگہ بیٹھ جاؤ اور حضرت عیسیٰ کو اٹھا لیا گیا۔ تفسیر طبری جز ٦ ۔ ص ۱۱ ۔ طبع مصر سنہ ۱۳۲۶ھ از کتب خانہ خانقاہ سراجیہ اور ابن جریر طبریؒ نے حضرت وہب ابن منبہ سے نقل کیا ہے.... کہ ایک حواری یہودیوں کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میں عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق مخبری کر دوں تو مجھے کیا دو گے انہوں نے اس کے لئے تیس درہم مقرر کئے۔ اس نے وہ درہم لے لئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مخبری کر دی۔ پھر یہود نے اس مخبر کو سولی پر چڑھا دیا۔ بحوالہ تفسیر الدر المنثور ج: ۲ص: ۲۳۹، بہر حال اس میں مختلف اقوال ہیں۔

۵۱۔ تفسیر الدر منثور ج: ۲ص ۲۳۸

۵۲۔ سورۃ آل عمران: ۵۵

۵۳۔ روح المعانی، جزء: ۳ص: ۱۵۸۔ طبع مصر

۵۴۔ سورۃ النساء: ۱۵۷

۵۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین کے سلسلہ میں واضح حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہونگے، پھر آپ شادی کریں گے، آپؑ کے بچے بھی ہونگے، اور آپؑ زمین پر پینتالیس سال زندہ رہیں گے۔ پھر آپؑ وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے۔ پھر میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک قبر میں سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔ مشکوٰۃ ج: ۲ ص ۴۸۰، بحوالہ حاشیہ تفسیر جلالین متعلقہ آیت اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک، سورۃ آل عمران :۵۵، (مترجم)

۵۶۔ سورۃ النساء: ۱۵۸

۵۷۔ سورۃ الزخرف: ۶۱

۵۸۔ مسلم ج: ۲ص: ۴۰۱، و ترمذی ج: ۲ص: ۴۷، و ابن ماجہ ص: ۳۰۶، و مستدرک حاکم ج: ۴ ص: ۴۹۳،

۵۹۔ کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی ص: ۳۰۱ (طبع آلہ آباد انڈیا)

۶۰۔ مجمع الزوائد ج: ۷ ص: ۳۴۹

۶۱۔ کنزل العمال ج: ۷ ص: ۲۶۸

۶۲۔ حدیث صحیح وہ ہوتی ہے کہ جس کے کل راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو، معلل اور شاذ ہونے سے محفوظ ہو، خیر الاصول ص: ۳۔ نخبۃ الفکر ص: ۳۰-۳۱ (مترجم)

۶۳۔ ازالہ اوہام ص: ۶۲۷

۶۴۔ آئینہ کمالات اسلام ص: ۴۲۶

۶۵۔ سنن ابی داؤد طیالسی ص: ۳۳۱، مستدرک حاکم ج: ۲ ص: ۵۹۵،

۶۶۔ مواہب الرحمان ص: ۳۶۹،

۶۷۔ مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص: ۴۸۰

۶۸۔ حدیث متواتر کی تعریف حاشیہ نمبر ۱۳ کے ذیل میں ملاحظہ فرمادیں۔

۶۹۔ تفسیر بحر محیط ج: ۲ ص: ۴۷۳

۷۰۔ کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ ص: ۴۶

۷۱۔ ازالہ اوہام ص: ۵۵۷

۷۲۔ الملل والنحل ج: ۳ ص: ۲۳۹ طبع مصر

۷۳۔ الحاوی للفتاوی ج: ۲ ص: ۱۶۶

۷۴۔ **ملحد**: اسے کہتے ہیں جو دین سے پھر جائے اور اس میں رخنے ڈالے۔ عام زبان میں اسے دہری یا نیچری بھی کہہ دیتے ہیں۔ المنجد والمعجم الوسیط مادہ "لحد" (مترجم)

۷۵۔ "سالبہ کلیہ" علم منطق کی اصطلاح ہے جس کی تعریف یہ ہے: سالبہ کلیہ اس کلام کو کہتے ہیں جس کا نفی والا حکم تمام افراد پر لگایا گیا ہو، مطلب یہ ہوا کہ اس وقت تک عیسیٰ علیہ السلام کی موت کی جو بھی شکل ممکن تھی۔ اس کی نفی کی گئی لہٰذا اس آیت سے آپ کا زندہ ہونا ثابت ہوا۔ (مترجم)

۷۶۔ شرح الفقہ الاکبر ص: ۷۱ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن۔ ص: ۱۳۶ طبع مجتبائی۔

۷۷۔ الدر المنثور ج ۲ ص: ۳۶ پر ابن جریر اور ابن ابی حاتم سے یہ روایت حضرت حسن سے لی گئی ہے۔

۷۸۔ سورۃ الاحزاب: ۵۶

۷۹۔ فتح الباری باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ثابت ہوتا ہے فتح الباری ج ۵ ص ۹۱

۸۰۔ سورۃ النساء ۱۵۷، ۱۵۸

۸۱۔ سورۃ المائدۃ ۱۱۷

۸۲۔ مسلم شریف کے الفاظ اس طرح ہیں لیھلن لن ابن مریم حکما عدلا، کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۴۲، نیز مسند احمد بن حنبل جلد ۲ باب نمبر ۴۹۴، کنز العمال میں ہے۔ سیخرج فیکسر الصلیب الخ (ج ۷ ص ۲۹۸)

۸۳۔ طبرانی کی روایت ہے ینزل عیسی ابن مریم فیمکث فی الناس اربعین سنۃ

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے اور لوگوں کے درمیان چالیس سال رہیں گے۔ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۲۲۹، و (مطلع قریب صفحہ ۲۸۰)

اور ابن حبان نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ینزل عیسی ابن مریم، فیقتل الدجال ویمکث اربعین عاما یعمل فیھم بکتاب اللہ و سنتی

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہونگے پھر دجال کو قتل کریں گے اور زمین پر چالیس سال زندہ رہیں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۲۳۱

اور عبداللہ بن عمر اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد لہ، ویمکث خمسا و اربعین سنۃ،

ثم یموت فیدفن معی فی قبری' فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر" (مشکوۃ صفحہ ۴۸۰)

کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپ کے بچے بھی پیدا ہونگے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہونگے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔ بروایت مشکاۃ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۲۴۰' (مترجم)

۸۴۔ سورۃ النساء ۱۵۹'

۸۵۔ صحیح بخاری کتاب البیوع باب ۱۰۲' ایضاً صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ۴۹۔ ایضاً صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۴۲' ایضاً صحیح ترمذی' کتاب الفتن باب: ۵۴' ایضاً مسند احمد بن حنبل جلد: ۲ صفحہ ۲۴' ۳۹۴' ۵۳۸' (طبع بیروت)

۸۶۔ صحیح مسلم کتاب الحج حدیث ۲۱۶ ایضاً مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۴۰' ۲۷۲' ۵۱۳' ۵۴۰

۸۷۔ حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص ۳۳۴

۸۸۔ "عقیدۃ الاسلام" یہ کتاب امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ مایہ ناز تصنیف ہے جو آپ نے تین سو کتب اور رسائل کے مطالعہ کی مدد سے لکھی۔ جس کے لئے آپ نے دائرۃ المعارف واجدی اور دائرۃ المعارف بستانی کی ضخیم جلدوں کو کھنگالا' جس میں قرآنی دلائل سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے اور لفظ "توفی" کی پوری تحقیق کی گئی ہے۔ اس کتاب کے متعلق علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب فتح الملہم اپنی کتاب "الفوائد التفسیریہ علی التنزیل العزیز" میں فرماتے ہیں کہ کتاب "عقیدۃ الاسلام" اپنے موضوع پر ایسی کتاب ہے کہ جس کی کوئی نظیر نہیں ہے بلکہ میں نے ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی جو اس کا مقابلہ کرتی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس کتاب کی تصنیف میں ساری عمر صرف کر دی ہو کہ اس کے لئے چاروں انجیلوں' عہد قدیم' عہد جدید اور ان کی شروحات کا بھی مطالعہ کیا۔ از مقدمہ عقیدۃ الاسلام (مترجم)

۸۹۔ عقیدۃ الاسلام ص ۱۱

۹۰۔ اس کتاب کے متعلق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اصل میں اس کتاب کو ہمارے شیخ محترم حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ صدر المدرسین دارالعلوم دیو بند نے تالیف فرمایا تھا پھر مجھے اسکی ترتیب اور اردو میں ترجمہ کا حکم دیا۔ کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۳۷

اس کتاب میں قیامت کی علامات کبریٰ کثرت سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول' دجال اور یاجوج ماجوج' دابۃ الارض اور قیامت کے قریب دھوئیں کے اٹھنے والے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ ہر مومن مرد و عورت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے اس سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ از محشی کتاب: التصریح بما تواتر فی نزول مسیح عبد الفتاح ابو غدۃ (مترجم)

۹۱۔ سورۃ الاحزاب: ۴۰

۹۲۔ سورۃ النساء: ۱۵۷' ۱۵۸

مراجع

١۔ تفسیر ابن جریر
٢۔ تفسیر ابن کثیر
٣۔ تفسیر البحر المحیط
٤۔ تفسیر جصاص
٥۔ تفسیر جلالین
٦۔ تفسیر الدر المنثور
٧۔ تفسیر عثمانی
٨۔ بخاری شریف
٩۔ مسلم شریف
١٠۔ سنن ابن ماجہ
١١۔ سنن ابی داؤد
١٢۔ مستدرک للحاکم
١٣۔ کنز العمال
١٤۔ الفتح الربانی فی ترتیب احادیث احمد بن حنبل الشیبانی
١٥۔ خیر الاصول
١٦۔ شرح نخبۃ الفکر
١٧۔ المعجم المفہرس للحدیث النبوی الشریف
١٨۔ الملل والنحل
١٩۔ حیات المسیح
٢٠۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح
٢١۔ فتاوی قاضی خان
٢٢۔ الحاوی للفتاوی
٢٣۔ شرح الفقہ الاکبر
٢٤۔ المنجد
٢٥۔ المعجم الوسیط
٢٦۔ القاموس الاصطلاحی الجدید
٢٧۔ فیروز اللغات